مفکرِ اسلام ڈاکٹر پیر سید عبدالقادر شاہ جیلانی

کی عصر حاضر میں دینی و سماجی خدمات

تصنیف
قاری عزیز حمید قادری
پی-ایچ-ڈی سکالر

قادریہ جیلانیہ پبلی کیشنز راولپنڈی پاکستان

الصلوۃ والسلام علیک یاسیدی رسول اللہ ﷺ

وعلی الک واصحبک یاسیدی حبیب اللہ ﷺ

حضرت مفکر اسلام ڈاکٹر پیر سید عبدالقادر جیلانی مدظلہ العالی

کی

عصر حاضر میں دینی وسماجی خدمات

تصنیف: ڈاکٹر قاری عزیز حیدر قادری

(سلسلہ اشاعت نمبر: 40)

(بحسن اہتمام)

قادریہ جیلانیہ پبلیکیشنز۔ راولپنڈی۔ پاکستان

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

☆☆☆☆☆

زیر سرپرستی: پیر سید علی امام گیلانی (سجادہ نشین حضرت مفکر اسلام)

نام کتاب: حضرت مفکر اسلام ڈاکٹر پیر سید عبدالقادر جیلانی مدظلہ العالی

کی عصر حاضر میں دینی وسماجی خدمات

تصنیف: ڈاکٹر قاری عزیز حیدر قادری

تعداد: دوہزار۔

اشاعت: محرم الحرام 1445ھ اگست 2023ء

ہدیہ: ---------

نظر ثانی: علامہ سید عظمت حسین گیلانی، ڈاکٹر محمد آصف القادری

(بحسنِ اہتمام)

قادریہ جیلانیہ پبلی کیشنز پاکستان

00923315112339

الجامعہ القادریہ الجیلانیہ العالمیہ حسینیاں شریف کھوٹہ روڈ اسلام آباد

مقدمہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات نے جب انسان کو منصب خلافت دے کر زمین پر اتارا تو اسے رہنمائی کے لیے ایک مکمل ضابطۂ حیات سے بھی نوازا۔ شروع سے لے کر آج تک یہ دین' دین اسلام ہی ہے۔ اس کی تعلیمات کو روئے زمین پر پھیلانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رسالت مآب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مرسلین کو مبعوث فرمایا اور ان سب کو یہی فریضہ سونپا کہ وہ خالق ومخلوق کے مابین عبودیت کا حقیقی رشتہ استوار کریں۔ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد چونکہ شریعت محمدی قیامت تک کے لیے تھی اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد صحابہ کرام واہل بیت اطہار، تابعین واتبع تابعین اور امت محمدیہ کے علماء ومشائخ نے اس فریضے کی ترویج کی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ" (آل عمران، آیت نمبر 110)

ترجمہ: جو امتیں لوگوں کے لیے ظاہر کی گئی ہیں تم ان سب میں بہترین امت ہو تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ، آخری اور مکمل دین ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی دعوت کو کائنات کے گوشے گوشے تک پہنچانے اور اسے ہر طرف غالب کرنے کا وعدہ

فرمایا ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَه بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَه عَلَى الدِّيْنِ كُلِّه وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (الصّف:9)

ترجمہ: وہی تو ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اس کو سب دینوں پر غالب کرے، اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا مقصد بھی تعلیم وتربیت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ" (الجمعہ۔آیت نمبر2)

ترجمہ: وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے، یقینا یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

علماء تقوی شعار ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ"۔(فاطر:28)

ترجمہ: بلاشبہ اللہ کے بندوں میں سے اس سے ڈرتے وہی ہیں جو علم رکھنے والے ہیں

صحابہ کرام، اہل بیت اطہار اور تابعین واتبع تابعین کے زمانے سے لے کر عصر حاضر تک علماء ومشائخ ہر زمانے میں اپنے واعظ وتبلیغ، درس وتدریس اور اپنے حسن اخلاق سے دین اسلام کی ترویج واشاعت میں خدمات سرانجام دیتے رہے اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری وساری رہے گا عصر حاضر میں متعدد ایسی شخصیات ہیں کہ جنھوں نے قرآن وسنت کی تعلیمات کے فروغ میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے اور اپنی انتھک محنت سے دین اسلام کی خدمت میں حصہ لیا ہے اور کئی کارہائے نمایاں سرانجام دیے ان عظیم شخصیات میں سے ایک نام حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام ڈاکٹر پیر سید عبدالقادر جیلانی مدظلہ العالی کا ہے

جنھوں نے علم کے سمندر میں ڈوب کر سراغِ زندگی پایا اور اسی علم کے بحرِ بے کراں بن کر اس کے دامن کو وسیع اور تشنگانِ علم کو سیراب کیا۔ اور جنھوں نے اس صدی میں اسلام کے فروغ ونشر واشاعت میں اپنے ملک کے علاوہ دنیا کے کئی ممالک اور خاص طور پر سرزمین یورپ میں متعدد دینی وسماجی خدمات سرانجام دیں ہیں۔ سب سے پہلے حضرت پیر صاحب کا مختصراً نسبی تعارف اور ان کا اپنا تعارف اور ان کی دینی وسماجی خدمات پیش کرتے ہیں۔

تعارف:

حضرت محبوب سبحانی، شہباز لا مکانی، پیران پیر، غوث اعظم حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے عظیم خانوادے کے چشم و چراغ، تفقہ فی الدین کی دولت سے مالا مال حضرت مفکر اسلام پیر طریقت رہبر، شریعت شیخ القرآن، شیخ الحدیث استاذ العلماء ڈاکٹر پیر سید عبدالقادر شاہ جیلانی مدظلہ العالی عہد حاضر میں قرون اولی کے اسلاف کی تصویر اور علمائے سلف صالحین کا نمونہ ہیں۔ آپ کا شمار دینا بھر کے جید علماء اور فاضل ترین افراد میں ہوتا ہے۔ آپ کی ذات گرامی علم وفضل کی دنیا میں خود ایک استعارہ اور پہچان بن گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مفکر اسلام کو بے پناہ صلاحیتوں اور بے شمار خوبیوں سے نواز رکھا ہے۔ ان کی پرت در پرت جگمگاتی شخصیت کے بے شمار پہلو ہیں۔

حضرت مفکر اسلام محدث بھی ہیں اور مفسر، محقق، مدرس، معلم، مصنف، شاعر، ادیب، خطیب بھی۔ جلیل القدر روحانی پیشوا بھی ہیں۔ آپ کی زبان میں شیرینی، طبیعت میں دبدبہ، پسند میں لطافت، اخلاق میں وسعت اور مہمان نوازی میں عربیت ہے۔ اگرچہ آپ زندگی کی شاہراہ پر حیات مستعار کی منزلیں طے کر چکے ہیں لیکن حب رسول اور تذکرہ رسول نے ان کے بڑھاپے میں زلیخا کی جوانی کا سا اثر پیدا کر دیا ہے۔

حضرت مفکر اسلام کا نام سید عبدالقادر جیلانی ہے۔ آپ حضرت سرکار بغداد رضی

اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے سید شاہ عبد الوہاب رضی اللہ عنہ (جن کا مزار شریف بغداد میں ہے) کی اولاد میں سے ہیں۔حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی اولاد پاک میں سے پہلے بزرگ حضرت شاہ محمد غوث اُوچی (اُوچ شریف) ضلع بہاولپور پاکستان میں جن کا مزار ہے ان کی اولاد میں سے سید مبارک حقانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو حضرت مفکر اسلام کے جد امجد ہیں۔انہوں نے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے خاندان کو مسلمان کیا تھا۔حضرت مفکر اسلام کا خاندان قادری جیلانی کے نام سے مشہور ہے۔حضرت شاہ محمد غوث اُوچی کی اولاد میں سے سید شاہ محمد غوث ستگھروی رحمۃ اللہ ہیں جو رشتے میں حضرت موسیٰ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے چچا ہیں اوکاڑہ سے 12، 13 کلومیٹر دور ستگھرا کے مقام پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار واقع ہے۔

ان کی اولاد میں حضرت سید شاہ چراغ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں محلہ پیر گیلانیاں اندرون موچی گیٹ ان کے خاندان کا محلہ ہے۔حضرت سید شاہ چراغ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پاک لاہور ہائیکورٹ، لاہور کی بلڈنگ کے اندر واقع ہے۔ان کے خاندان کے پہلے آدمی جو راولپنڈی میں تشریف لائے حضرت سید شاہ محی الدین احمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔جن کا مزار لاہور روڈ پر تحصیل گوجر خان (چھاری شریف، مندرہ) کے قریب واقع ہے۔انہی بزرگوں کا دوسرا مزار کہوٹہ روڈ پر سہالہ میں واقع ہے۔ان کے صاحبزادگان کی تیسری چوتھی پشت میں حضرت پیر سید امیر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔تین چار پشتوں کے بعد حضرت پیر سید ولایت علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ہوئی جو حضرت مفکر اسلام کے والد گرامی ہیں۔لاہور سے آنے والے حضرت مفکر اسلام کے خاندان گیلانیہ کے تقریباً 13 گاؤں راولپنڈی اسلام آباد اور آزاد کشمیر کے مختلف علاقوں میں موجود ہیں۔حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام اصلی سید کی پہچان کا طریقہ بتلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سید قبر اور ٹبر (خاندان) سے پہچانا جاتا ہے۔اب ہم اختصار کے ساتھ حضرت قبلہ عالم مفکر

اسلام کے نانا مکرمؒ اور آپ کے والد گرامیؒ کا تذکرہ پیش کرتے ہیں جن دونوں ہستیوں سے حضرت پیر صاحب نے فیوض و برکات حاصل کیں اور ایک زمانہ ان سے آج بھی فیض حاصل کر رہا ہے اور کرتا رہے گا۔

غوث زماں آل رسول

حضرت پیر سید عالم شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

اولیاء اللہ کی گزرگاہیں بھی قدرت کی نشانی ہوا کرتی ہیں اس لئے اولیاء کے مزارات پر توحید و رسالت کا درس دیا جاتا ہے۔ حضرت پیر سید عالم شاہ گیلانی، سیدنا غوث اعظم کی اولاد پاک میں سے ہیں۔ آپ حسنی حسینی سید ہیں۔ آپ کے بارے میں مشہور ہے کہ جو آپ کی صحبت میں چند لمحے گزار دیتا تو کفر و شرک سے پاک ہو جاتا۔ ہزاروں لوگوں نے آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کر کے غلامی رسول کا طوق اپنے گلے میں ڈال لیا اور زندگی کے اختتام تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زلفوں کے اسیر بن کر رہ گئے۔ آپ سے اکثر کرامات کا ظہور ہوتا رہتا آپ سے ملنے والا یہ نہ کہتا کہ میں نے حضرت کی زیارت کی اور کرامت نہیں دیکھی۔ آپ کی کئی کرامات ہیں جو آپ کی ولایت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ان میں سے چند کرامات کا ذکر یہاں بیان کرتے ہیں۔

1: مندرہ کے قریب ایک ننھیا کلیال گاؤں میں آپ کا ایک مرید اور اس کی اولاد آپ کے مزار کی خادم ہے۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا حضور میری ساری زمین ریلوے لائن کے نقشہ میں آ چکی ہے میں تو زمین سے محروم ہو جاؤں گا۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی زمین بھی نہیں ہے۔ آپ آل رسول ہیں آپ دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا گھبرانے والی کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالی بہتر کرے گا صبح تک انتظار کر۔ صبح ہوئی تو آپ گوجر خان سے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اپنے مریدوں کو ساتھ لے کر اس گاؤں میں پہنچ گئے۔ پوچھا

کونسی زمین ہے۔عرض کیا یہاں سے وہاں تک۔آپ نے فرمایا زمین سے پتھر اٹھا کر پھینک جہاں تیرا پتھر گرے گا تو ریلوے لائن اس حدود سے باہر چلی جائے گی۔مرید نے ایسا ہی کیا تو آپ نے پتھر گرنے کی جگہ خشک لکڑی گاڑھ دی اور فرمایا یہ میری نشانی ہے۔ دوسرے دن انجینئر نے جب سروے کیا تو وہ زمین ریلوے لائن کے لیے غیر موزوں قرار دے دی اس لیے ریلوے انتظامیہ کو لاہور سے سیدھی آنے والی ریلوے لائن کا نقشہ بدلنا پڑا۔اس گاؤں کے قریب سے ریلوے کی گزرتی ہوئی ٹیڑھی پٹڑی آج بھی اسی حالت میں اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔وہ خشک لکڑی چند دنوں کے بعد ہرا بھرا درخت بن گیا جو کہ عقل کو حیران کر دینے والی بات ہے۔مگر اولیاء اللہ کے نزدیک یہ کوئی بڑی بات نہیں۔

2: ایک شرابی اور بدکار نوجوان افسر کو آپ نے برے کاموں سے منع فرمایا۔وہ جوانی کے نشے میں کہنے لگا یہ تو نہیں ہوسکتا کہ شراب چھوڑ دوں یا عورتوں سے ملنا چھوڑ دوں تو آپ کو اس بات پر غصہ آ گیا اور نورانی چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا اگر مرد کا بچہ ہے تو شراب پی کر دکھانا پھر دیکھنا تیرا حشر کیا ہوتا ہے۔نوجوان معمول کے مطابق اپنے گھر کی تنہائی میں عورت اور شراب کو حاضر کرتا ہے۔ایک ہاتھ میں بوتل پکڑے ہوئے بدکاری کے ارادے سے عورت کی طرف بڑھنا چاہتا ہے۔اچانک دھڑام سے دروازہ کھلا اور ایک بزرگ نمودار ہوئے اور ایک ہی لمحے میں نوجوان کے چہرے پر پڑنے والے تھپڑ کی آواز سے مکان گونج اٹھا اور بوتل ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گئی۔عورت مکان سے بھاگ نکلی نوجوان کی ٹانگیں خوف سے کانپنے لگیں۔پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ تو آواز آئی میں حضرت غوث آعظم رضی اللہ عنہ کا بیٹا حضرت سیدہ فاطمہ کا لخت جگر سید عالم شاہ گیلانی ہوں۔تجھ سے جو وعدہ کیا تھا کہ شراب نہیں پینے دوں گا وہ پورا کرنے آیا ہوں۔پھر اچانک نورانی چہرے والے وہاں سے غائب ہو گئے اور نوجوان ہمیشہ کے لئے دونوں گناہوں سے محفوظ ہو گیا۔

3: آپ کی متعدد کرامات جن کا فیضان آج تک الحمدللہ جاری وساری ہے ان میں ایک خاص کرامت کہ بہت سارے بے اولاد حضرات کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے وسیلہ سے اولاد عطا کی ہے اور آج بھی بے اولاد حضرات ان کے مزار اقدس پر حاضری دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ حضرت پیر عالم شاہ گیلانی رح کے وسیلہ سے ان پر اپنا فضل وکرم عطا فرماتا ہے کہ کئی سالوں سے بے اولاد حضرات کی جھولیاں بھر دی جاتی ہیں۔

آپ کے وصال کا وقت قریب آیا تو لوگوں نے پوچھا حضرت آپ کے اس فیض کو کون جاری رکھے گا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ایک سال بعد میرا نواسہ پیدا ہوگا جو میرے فیضان کا قاسم بنے گا۔ آپ کی بیٹی مشہور گیلانی خاندان سندھو سیداں کے ولی کامل سید ولایت حسین شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نکاح میں تھیں۔ اس پاک دامن سیدزادی کے بطن مبارک سے ایک سال بعد وہ شہزادہ پیدا ہوا جس کو دنیا مفکر اسلام پیر سید عبد القادر جیلانی کے نام سے جانتی ہے پیر سید صابر حسین شاہ گیلانی رح آپ کی منقبت میں حضرت مفکر اسلام او پیر عالم شاہ جی رح کے قرب کے متعلق یوں کہتے ہیں!

سائیں بھی دوہتہ احمد بھی دوہتہ تے دوہتہ توں بھی صابر
اے پر اصل محبت والا جیہڑا اوہ دوہتہ ہے قادر

سینکڑوں غیر مسلم آپ کی تعلیم وفیضان سے متاثر ہوکر اسلام میں داخل ہوئے۔ پیر سید عالم شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس ہر سال جنڈ گجر تحصیل گجر خان میں نہایت عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے۔

پیر سید ولایت علی شاہ گیلانی رح

حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام کے والد گرامی حضرت پیر سید ولایت علی شاہ گیلانی رح ایک باعمل اور باکرامت شخصیت تھے آپ اپنے والد گرامی حضرت پیر سید مہتاب شاہ گیلانی

کے مشابہہ نہایت خوبصورت صورت وسیرت کے مالک تھے سخاوت میں بھی آپ بے مثال تھے آپ کی تربیت آپ کے والد گرامی حضرت پیر سید مہتاب گیلانی رح نے فرمائی اسی تربیت کا فیضان تھا کہ آپ ہمیشہ باوضو رہتے اور ایک خاص ذوق اور کیفیات میں ذکر کیا کرتے تھے بچپن سے ہی عبادت وریاضت اور چلہ کشی کے ذریعہ روحانی مقامات طے فرمائے یہاں ایک بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت پیر ولایت شاہ جی رح اپنے والد گرامی سے بے حد محبت کیا کرتے تھے بچپن سے ہی اپنے والد گرامی کے ساتھ نماز پڑھنا ان کی ہر ادا کو اپنانا انھیں کی طرح ذکر کرنا اسی طرح حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام اپنے والد گرامی پیر سید ولایت علی شاہ جی کے ساتھ بچپن سے ہی ان کے ساتھ نماز پڑھتے رہے انھیں کی طرح ذکر اذکار کرنا آپ ہمیشہ باوضو ہوتے ہیں آپ کی بھی تربیت آپ کے والد گرامی نے فرمائی اور آج پیر سید علی امام شاہ جی کی بھی تربیت حضرت قبلہ عالم خود فرما رہے ہیں وہ بھی ہر ادا و گفتار میں اپنے والد گرامی حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام کی طرح عبادت وریاضت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اسی طرح کا لباس پہنتے ہیں اسی طرح گفتگو اسی طرح مہمان نوازی فرماتے ہیں حضرت پیر سید ولایت حسین گیلانی رح کے چھ صاحبزادے سید طالب گیلانی رح، سید چراغ گیلانی رح، سید عبدالرزاق گیلانی رح، سید احمد المعروف قربان گیلانی رح سید صابر حسین گیلانی رح اور تین صاحبزادیاں جن میں دو صاحبزادیوں کا انتقال ہو چکا ہے ان تمام اولاد میں سب سے زیادہ آپ رح کو حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام سے محبت تھی۔

حضرت پیر سید ولایت شاہ جی خطہ پوٹھوار کے اکثر عرس و میلوں میں جا کر اپنی خوبصورت علمی وروحانی گفتگو اور آواز (سیف الملوک) کی صورت میں تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے تھے اس کی بہت ساری مثالوں میں ایک مثال پیش کرتا ہوں راقم نے

2002ء میں حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام کے خلیفہ الحاج عبدالرحمن قادری جیلانی (حال مقیم شیفیلڈ یو کے) کے ادارہ وجامع مسجد قادریہ جیلانیہ سناٹھہ منگلا ضلع جہلم میں تقریبا ایک سال مدرس اور خطیب کے فرائض سرانجام دیے ہیں اس دوران اس علاقہ میں مختلف محافل میں جانے کا موقع ملتا رہا ان کے گاؤں کے ساتھ بڑھیار گاؤں ہے جو اس علاقہ کا خاصی آبادی والا گاؤں ہے اور اس گاؤں اور اس علاقہ میں حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام کے مریدین کی خاصی تعداد موجود ہے ان میں ایک روحانی شخصیت حضرت بابا سائیں سادا رح کے خلیفہ سائیں عبدالرحمن رح جو خود بھی اور ان کی ساری فیملی حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام کے ہاتھ پر بیعت ہیں ان کے سجادہ نشین صاحبزادہ ذکر قادری جیلانی صاحب میرے شاگرد ہیں سائیں صاحب کے خاندان میں اس گاؤں کے نمبردار صاحب جن کا غالبا نام حاجی ولی داد یا لال حسین تھا چند سال پہلے ان کا انتقال ہو چکا ہے میں ذکر قادری کے ساتھ ان سے ملاقات کے لیے گیا تو ان سے گفتگو کے دوران حضرت پیر سید ولایت سرکار کا ذکر ہوا تو وہ نمبردار صاحب کہنے لگے کہ میں نے متعدد موقعوں پر پیر سید ولایت شاہ جی سے ملاقات کی ہے وہ تقریبا ہر سال جنڈ میلو گوجرخان کے علاقہ میں عرس اور میلوں پر تشریف لایا کرتے تھے ہم بھی وہاں موجود ہوا کرتے تھے پیر صاحبؒ اپنی گھوڑی پر تشریف لایا کرتے تھے ان کے حلیہ کے بارے میں جب میں نے پوچھا تو نمبردار صاحب کہنے لگے کہ وہ انتہائی خوبصورت وحسین ایک قد آور شخصیت تھے جب وہاں تشریف لائے تو ایک ہی رعب والی آواز میں تمام مجمع کو مخاطب کیا تو اس مجمع پر سناٹہ چھا گیا کسی کی جراءت نہ ہوئی کہ کوئی آواز نکالے پیر صاحب اپنی خوبصورت آواز میں سیف الملوک کے اشعار پیش کرتے ہم حاضرین ان کے اشعار پر داد دیتے اور آپ اپنی گفتگو سے حاضرین کو مستفید فرمایا کرتے تھے۔

حضرت پیر صاحبؒ ایک باکرامت شخصیت تھے میں نے الحمدللہ حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام کے حکم سے ان کے مزار اقدس دربار عالیہ قادریہ جیلانیہ سندھوں سیداں شریف میں تقریبا 13 سال تک خدمات سرانجام دیں اس دوران مزار قدس میں موجود سادات گیلانیہ کے بزرگوں کی متعدد کرامات سنیں اور دیکھیں بھی میرا روزانہ کا معمول تھا کہ میں حضرت پیر صاحب رح کے پاؤں کی طرف جہاں گاؤں کے بچوں کو پڑھایا کرتا تھا وہیں سویا کرتا تھا یہ تقریبا 2000ء کی بات ہے کہ میں ایک رات جب سویا تو حضرت پیر صاحب میری خواب میں تشریف لائے ایک خوبصورت شخصیت جس طرح حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام اپنی محافل میں اپنے والدگرامی کا حلیہ بیان کرتے ہیں وہ اسی حلیہ کے تھے مجھے میرا نام لے کر کہتے ہیں عزیز حیدر سیف الملوک اس طرح پڑھا کرتے ہیں اور ساتھ ہی مجھے انھوں نے رومئی کشمیر حضرت میاں صاحب رح کے سیف الملوک کے دو اشعار پوٹھواری طرز پر سنائے جس کی طرز اور ادائیگی آج تک مجھے یاد ہے وہ اشعار مندرجہ ذیل تھے

اول حمد ثنا الٰہی جو مالک ہر ہر دا
اس دا نام چتارن والا کسے میدان نہ ہر دا
خَس خَس جِناں قدر نہ میرا تے میرے صاحب نُوں وڈیائیاں
میں گلیاں دا رُوڑا کُوڑا تے محل چڑھایا سائیاں

آپ کا عرس شریف حسینیاں شریف کھوٹہ روڈ پر ہر سال منعقد کیا جاتا ہے۔

ولادت:

پیر سید عبد القادر شاہ جیلانی مدظلہ العالی 14 دسمبر 1935ء کو اپنے ننھیال گوجر خان کے نواحی علاقے آستانہ عالیہ قادریہ جیلانیہ جنڈ گجر شریف میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم ولی کامل پیر سید ولایت علی شاہ گیلانی رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ قادریہ جیلانیہ کے عظیم

درویش تھے۔آپ کا مزار پرانوار دربار عالیہ قادریہ جیلانیہ سندھو سیداں کھوٹہ روڈ ضلع اسلام آباد میں موجود ہے۔آپ کے والد محترم نے آپ کا نام سید عبدالقادر جیلانی رکھا۔آپ کی والدہ ماجدہ ایک کامل ولیہ تھیں اور عظیم ولئ کامل حضرت شاہ عالم پیر سید عالم شاہ گیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی صاحبزادی تھیں۔انھوں نے آپ کا نام حسین شاہ رکھا۔یہی وجہ ہے کہ آپ کے دادا کے آبائی مریدوں میں سید عبدالقادر جیلانی کے نام سے اور ننھیالی مریدوں میں سید حسین شاہ جیلانی کے نام نامی سے مشہور ہیں۔

یہاں یہ بات بھی ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ حضرت قبلہ پیر صاحب اکثر اپنی محافل و گفتگو میں اپنی والدہ صاحبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میری والدہ صاحبہ مجھے دعا دیا کرتیں کہ" جاوشہنشاہ تیرا بیڑا پار ای" یعنی آپ کی مائی صاحبہ قبلہ پیر صاحب کو پیار سے شہنشاہ کر کے پکارا کرتیں قبلہ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ آج پوری دنیا میں میرا دین کی تبلیغ واشاعت کرنا یہ دراصل میری والدہ صاحبہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے ۔

حضرت مفکر اسلام کی بیعت:

پیر سید عبدالقادر شاہ جیلانی حضور والئی بغداد شہنشاہ جیلان غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے حضرت سید عبدالوہاب جیلانی رضی اللہ عنہ کی اولاد پاک میں سے ہیں۔حضرت والئی بغداد رضی اللہ عنہ سے لے کر آپ تک جو آپ کا شجرہ نسب ہے وہی آپ کا شجرہ طریقت ہے یعنی ہر بیٹا اپنے والد مکرم کا مرید ہے۔حضرت مفکر اسلام اپنے والد محترم سید ولایت علی شاہ گیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھوں سلسلہ عالیہ قادریہ جیلانیہ میں بیعت ہیں۔آپ کے والد محترم کی اپنے والد محترم سید مہتاب شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت تھی۔اس طرح آپ کا سلسلہ قادریہ جیلانیہ سلسلہ ذھبیہ بھی کہلاتا ہے۔اس لئے کہ آپ کو اکتساب فیض کیلئے اپنے آباؤ اجداد کے علاوہ دوسرے کے پاس نہیں جانا پڑا۔

تحصیل علم:

حضرت مفکر اسلام نے سکول کی عمر تک پہنچنے سے قبل ہی علماء سے اکتساب علم شروع کر دیا تھا اور سکول میں جماعت چہارم میں ضلع راولپنڈی میں اول پوزیشن حاصل کی۔اس پر حضرت مفکر اسلام کے والد مکرم ولی کامل کی دوررس نگاہوں اور روشن ضمیری نے ایک فیصلہ فرمایا کہ اللہ تعالی نے ہونہار حسین وجمیل بیٹا عطا فرمایا ہے تو اسے دین کے لیے وقف کرتے ہیں فرمایا بیٹا اب تم دینی تعلیم حاصل کرو اور اس طرح منہمک ہو جاؤ کہ اگر میرا جنازہ تمہارے مدرسہ کے باہر سے گزرے تو پھر بھی تمہیں دینی تعلیم اور سبق چھوڑ کر میرے جنازے میں شرکت کی اجازت نہ ہوگی۔ اور اس اخلاص نیت کا پھل آج ملت اسلامیہ حضرت مفکر اسلام کی شکل میں دیکھ رہی ہے۔

قبلہ پیر صاحب نے درس نظامی کی ابتدائی کتب چہاری بنگلہ (مندرہ) میں حضرت قاضی محمد یوسف صاحب رح سے بہت قلیل عرصہ میں پڑھنے کے بعد اپنے وقت کے کامل اساتذہ سے کسب کمال حاصل کیا۔جن میں استاذ المدرسین حضرت علامہ مولانا مہر محمد اچھروی رح شامل ہیں حضرت مفکر اسلام نے کامرے والے مشہور زمانہ استاد سے کامرہ میں صرف ،نحو، ادب اور دینی نصاب کی کتابیں پڑھیں وہ کامرے والا بابا کے نام سے مشہور تھے۔حضرت مفکر اسلام نے جب ان سے نام پوچھا تو استاد کہنے لگے زندگی میں ایک شخص نے نام پوچھا تھا دوسرے آپ ہیں۔ان کا نام محمد حسین تھا۔ یہ نام حضور مفکر اسلام جانتے تھے یا ایک لاہوری استاد جانتے تھے۔ان سے پڑھنے والے طالب انہیں کامرے والا بابا کہتے تھے۔

بدھو والے بابا حضرت مولانا محمد دین رحمتہ اللہ علیہ سے منطق اور فلسفہ کی دشوار گزار گھاٹیوں کو عبور کیا۔ بدووالے استاد اس زمانے میں عرب وعجم کے مانے ہوئے استاد

تھے۔ وہ ''منطقی'' کے نام سے پورے ملک میں مشہور تھے۔ دنیائے علم کی وہ اتنی مشہور شخصیت تھے کہ انہیں کشمیر، ہندوستان، پاکستان اور سرحد کے علاقے کے لوگ جانتے تھے۔ان کا نام لیا جاتا تو کوئی پوچھتا نہیں تھا کہ کہاں رہتے ہیں؟

آپ کے استاد مولانا محمد دین رحمتہ اللہ علیہ اکابرین اہل سنت میں سے حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی ، حضرت پیر فضل شاہ جلالپوری ،شیخ الحدیث مولانا سید زبیر شاہ چکوال،مولانا عبدالحق غور غشتی ضلع اٹک ،مولانا محمود احمد رضوی حزب الاحناف لاہور، حضرت پیر کرم شاہ الازہری رحمتہ اللہ علیہم اجمعین اور دیوبند واہل حدیث علماء کے بھی استاد تھے۔(حضرت امام المناطقہ مولانا محمد دینؒ کی سوانح اور ان سے فیض یافتہ علماء ومشائخ کی فہرست کے لیے قبلہ علامہ سید شاہ حسین گردیزی صاحب کی کتاب ''تجلیات مہر انور'' کا مطالعہ کریں) حضرت مفکر اسلام نے چکوال کے گاؤں موہڑہ کدلتھی سے بھی تعلیم حاصل کی علامہ عابد صاحبؒ اور ان کے والد گرامی مولانا قاضی ثناء اللہ صاحبؒ جن کے متعلق حضرت پیر صاحب فرماتے ہیں کہ ان کی اس وقت عمر 155 سال تھی اور وہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے سلسلہ کے شاگرد تھے قبلہ پیر صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانے میں درسی کتب صرف پڑھا نہیں کرتے تھے بلکہ کتابیں زبانی یاد کر کے اساتذہ کو سنائی جاتی تھیں وہاں میں نے جامی، الہامیہ، تحریر سنبٹ ،ابن جنی غیرہ پڑھیں۔

قبلہ پیر صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے صرف ونحو کی تقریبا 25 کتب پڑھیں اور زبانی یاد کیں ۔ باقی علوم دہلی کی فتح پوری جامع مسجد میں مولانا عبدالرحمنؒ صاحب ،مولانا عبدالحق ؒ صاحب ،مولانا عبدالدیانؒ صاحب سے پڑھے اور دورہ حدیث شریف وہیں سے کیا، جب چھٹیوں میں طالب علم گھر آجاتے تو اس وقت اساتذہ بڑی فراخدلی سے وقت دیتے تھے کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ طالب علم ہمارے پاس ٹھہر جائیں۔حضر تمفکر اسلام گھر روانہ ہونے کے بجائے ان اساتذہ کے پاس پڑھتے تھے چنانچہ دو تین سالوں کے

کورس چند مہینوں میں آپ نے مکمل کر لئے۔ حضرت مفکر اسلام نے چودہ برس اور کچھ مہینوں کی عمر میں تعلیم سے فراغت حاصل کر لی تھی اور اللہ کے فضل و کرم سے درس نظامی مکمل کر لیا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ زمانہ طالب علمی میں پوری زندگی میں نے زکوۃ نہیں لی، فطرانہ نہیں لیا، صدقہ کا پیسا نہیں لیا، نہ کتاب لی نہ صدقے کے پیسے سے کپڑا پہنا۔ اتنا عرصہ دلی میں رہا کہ میرے خاندان والے سمجھے کہ میں مر گیا ہوں لیکن جب قبلہ پیر صاحب پڑھ کر واپس آئے تو آپ کے خاندان والوں کو یقین آیا کہ آپ زندہ ہیں۔

حضرت مفکر اسلام نے پنجاب یونیورسٹی سے اسلامک سٹڈیز اور عربی میں ایم اے کیا اور پنجاب یونیورسٹی سے ہی ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے برطانیہ سے قرآن مجید کے اصول تفسیر پر تحقیق کے موضوع پر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے دو سال مدینہ طیبہ یونیورسٹی میں بھی اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے گزارے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ یونیورسٹی میں آ کر میں نے جتنی کتابیں پڑھیں وہ میں پہلے ہی پڑھ چکا تھا۔

ہم قبلہ عالم مفکر اسلام ڈاکٹر پیر سید عبد القادر جیلانی مدظلہ العالی کی خدمات کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں

1: پیر صاحب کی دین اسلام کی ترویج میں خدمات

2: پیر صاحب کی سماجی و معاشرتی خدمات

1: پیر صاحب کی دین اسلام کی ترویج میں خدمات:

قبلہ پیر صاحب نے اپنی ساری زندگی دین اسلام کی ترویج و اشاعت و تبلیغ میں گزار دی ہے دنیا کا کوئی ایسا خطہ نہیں جہاں آپ سے فیض یافتہ لوگ موجود نہیں یورپ کے اکثر ممالک کی مساجد و مدارس اسلامیہ میں آپ کے مریدین و تلامذہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

ان ممالک میں برطانیہ، ہالینڈ، ڈنمارک، سویڈن، اٹلی، ناروے، فرانس، امریکہ، ہانک

کانگ وغیرہ شامل ہیں آپ نے دین اسلام کے ہر شعبہ میں خدمات سرانجام دیں ہیں جن کا اختصار کے ساتھ یہاں ذکر کرتے ہیں۔

1: درس وتدریس کا سلسلہ ومدارس اسلامیہ کا قیام:

مدارس اسلامیہ کے قیام کا سلسلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک سے جاری ہے، قرآن سنت کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے سب سے پہلے جس جگہ کا انتخاب کیا گیا تھا وہ مسجد نبوی میں واقع ایک مقام ہے جسے "صفہ" کہا جاتا ہے صحابہ کرام میں سب سے زیادہ احادیث بیان کرنے والے عظیم صحابی حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ اسی صفہ کے فیض یافتہ ہیں، ہندوستان میں علماء ومشائخ نے مساجد، مدارس اور خانقاہی نظام کے ذریعہ قرآن وسنت کی تعلیمات کو فروغ دیا اسی طریقہ کے مطابق قبلہ پیر صاحب نے علوم اسلامیہ کی تحصیل کے حصول کے بعد اپنے وطن واپسی پر اپنے جدامجد حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے نام اقدس پر مساجد، مدارس اور خانقاہی نظام کے ذریعہ دین اسلام کے فروغ اور نشر واشاعت کے لیے ''قادریہ جیلانیہ'' کے نام سے مساجد، مدارس اور خانقاہی نظام کو فروغ دیا جن کا ذکر آگے کیا جائے گا۔ قبلہ پیر صاحب نے تمام علوم اسلامیہ مروجہ درس نظامی کا نصاب اول سے آخر تک کئی مرتبہ پاکستان اور یورپ میں خود پڑھائے اور حافظہ ایسا کہ آج بھی درسیات کی کتب زبانی یاد ہیں اور اکثر اپنے خطابات میں بغیر کتاب دیکھے عبارات پڑھتے ہیں۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے دور میں مدارس کے طلباء درسی کتب زبانی یاد کر کے اساتذہ کو سنایا کرتے تھے۔

قادریہ جیلانیہ کے نام سے اندرون وبیرون ملک مدارس:

حضرت مفکر اسلام کے فیضان کو پھیلانے کیلئے آپ کے مریدین اور شاگرد پاکستان کے مختلف علاقوں، شہروں اور دیہاتوں میں مدارس، سکول اور کالج قائم کر کے آپ

کے تعلیمی مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی قادریہ جیلانیہ کے نام سے مدارس قائم کئے گئے ہیں اور دن بدن ان مدارس کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔

دارالعلوم قادریہ جیلانیہ راولپنڈی کا سنگ بنیاد:

حضرت مفکر اسلام نے 1950ء کے قریب باقاعدہ تدریس کے سلسلے کا آغاز جامع مسجد قادریہ جیلانیہ ٹینچ بھاٹہ، راولپنڈی سے کیا جہاں سے آج تک ہزاروں طلباء طالبات جو زیادہ تر اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں زیورِ علم سے آراستہ ہوئے جن میں مشائخ، علماء، وکلاء، سیاستدان، ڈاکٹرز اور مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں کے اساتذہ بھی شامل ہیں۔ آپ رالپنڈی کے مختلف کالجوں اور مساجد میں ایم اے کے متعدد مضامین کئی عرصے تک پڑھاتے رہے۔ آپ کے ہزاروں مریدین اور شاگرد کئی ممالک میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں اور آپ کے فیضان کو پھیلا رہے ہیں۔ آپ نے عالم اسلام کی عظیم درسگاہ دارالعلوم قادریہ جیلانیہ کی بنیاد رکھنے کے لیے حضرت مجدد اعظم سیدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی رح کے پوتے حضرت پیر سید معین الدین گیلانی المعروف لالہ جی سرکار زیب آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کو دعوت دی جنھوں نے شوال المکرم 1398ھ، 24 ستمبر 1974ء کو آبادی نمبر 3، ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی میں دارالعلوم قادریہ جیلانیہ کی بنیاد رکھی۔ دارالعلوم کی بنیاد کے اس پروگرام میں قبلہ پیر صاحب نے پاکستان کے جید علماء ومشائخ کو بھی دعوت دی جن میں حضرت علامہ شاہ احمد نورانی رح اور حضرت علامہ عبدالستار خان نیازی رح بھی شامل تھے اس ادارہ سے فارغ ہونے والے ہزاروں کی تعداد میں حفاظ قراء، علماء کرام دنیا کے مختلف ممالک میں دین کا کام کررہے ہیں۔

سرزمین یورپ لندن میں دارالعلوم قادریہ جیلانیہ کی بنیاد:

دینی درس گاہوں کا اصل موضوع کتاب وسنت اور ان سے ماخوذ علوم وفنون

ہیں، انھیں کی افہام وتفہیم، تعلیم وتعلّم، توضیح وتشریح، تعمیل واتباع اور تبلیغ ودعوت اور ایسے رجال کار پیدا کرنا ہے، جو اس تسلسل کو قائم وجاری رکھ سکیں بس یہی ان مدارس اسلامیہ کا مقصود اصلی ہے۔

پیر صاحب دین اسلام کی ترویج واشاعت کے لیے جس وقت برطانیہ تشریف لے گئے تو آپ نے وہاں محسوس کیا کہ یہاں بھی مدارس اسلامیہ کا قیام ناگزیر ہے وہاں والتھم سٹو لندن میں" دار العلوم قادریہ جیلانیہ" کا سنگ بنیاد رکھا اس سلسلہ میں آپ حضرت خواجہ خواجگان پیر سید مہر علی شاہ گیلانی رح کے دونوں پوتوں سجادہ نشین دربار عالیہ گولڑہ شریف حضرات لالہ جی صاحبان (حضرت پیر سید غلام معین الدین گیلانی بڑے لالہ جی اور حضرت پیر سید شاہ عبد الحق گیلانی چھوٹے لالہ جی) کو لندن مدعو کیا دونوں حضرات وہاں تشریف لے گئے حضرت قبلہ پیر صاحب نے ایئر پورٹ پر خود استقبال کیا 1986ء میں لالہ جی صاحبان نے" دار العلوم قادریہ جیلانیہ" کا سنگ بنیاد رکھا اس کے بعد پورے یو۔کے اور یورپ کے بعض مما لک میں حضرت پیر صاحب کے مریدین وتلامذہ نے آپ کے مشن کو فروغ دینے کے لیے مختلف شہروں میں مدارس اسلامیہ قائم کیے۔

2: علوم القرآن الکریم کی ترویج میں خدمات:

علوم القرآن سے مراد قرآن کریم میں واقع مختلف مباحث، مثلاً: نزول قرآن، وحی کا بیان، مصاحف میں اس کی کتابت، جمع اور تدوین، محکم ومتشابہ آیات، مکی و مدنی سورتیں، اسباب نزول، قرآن کے الفاظ کی تفسیر وترجمہ، ان کی اغراض وخصوصیات ،وغیرہ سے متعلق گفتگو کو ''علوم القرآن'' کہتے ہیں۔ امام بدرالدین زرکشی رح نے اپنی مشہور تصنیف ''البرهان فی علوم القرآن'' میں علوم القرآن کے تقریبا تینتالیس موضوعات شمار کر کے ان پر تفصیلی گفتگو چار ضخیم اجزاء میں جمع کر دی ہے اور امام جلال الدین سیوطیؒ نے

ان علوم کی تعداد اسی (۸۰) شمار کی ہے اور ان پر تفصیلی گفتگو کی ہے جبکہ کلام اللہ میں اور بھی بے شمار علوم ہیں۔حضرت پیر صاحب نے تقریبا ستر سالوں سے دین اسلام کے ہر شعبہ میں خدمات سرانجام دیں ہیں خاص طور پر علوم القرآن کے سلسلہ میں آپ کی خدمات نمایاں ہیں آپ کے جو خطبات شائع ہو چکے ہیں اور چند غیر طبع (اصول وقواعد تفسیر ،سورہ بقرہ کی منتخب آیات کی تفسیر وتشریح) اور آپ کے خطبات آڈیوز اور ویڈیوز کی صورت میں سوشل میڈیا پر موجود ہیں ان میں پیر صاحب نے علوم القرآن کے تقریبا ہر موضوع پر گفتگو فرمائی ہے جن میں فضائل قرآن ،قرآن کی وجہ تسمیہ،نزول قرآن ،وحی کا بیان ،اقسام وحی اور نبی پر نزول وحی کے طریقے، اسباب نزول ،سبعہ احرف (قرءات سبعہ عشرۃ)، ناسخ ومنسوخ کے احکام ، جمع اور تدوین ، محکم ومتشابہ آیات، مکی و مدنی سورتیں، مکی و مدنی آیات کی خصوصیات، اسباب نزول، اعجاز القرآن ،قرآن کے الفاظ کی تفسیر وترجمہ، ان کی اغراض و خصوصیات ، حفاظت قرآن سے متعلق شبہات اور ان کے جوابات ،مستشرقین کے اعتراضات اور ان کا علمی رد،مختلف مضامین قرآن سے متعلق گفتگو شامل ہے حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام نے چونکہ احکام القرآن میں پی ایچ ڈی کی ہے اور اس میں امام بدرالدین زرکشی رح کی تصنیف ''البرھان فی علوم القرآن'' امام جلال الدین سیوطی رح کی مشہور تصنیف ''الاتقان فی علوم القرآن'' آپ کے پیش نظر رہیں اور اس حوالہ سے ہم کہ سکتے ہیں کہ عصر حاضر میں ان دونوں تصانیف اور علوم القرآن پر جس طرح حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام کو دسترس ہے اس کی مثال عصر حاضر میں ملنا مشکل ہے۔مفردات القرآن کے حوالہ سے بھی قبلہ پیر صاحب اکثر اپنے خطابات میں امام راغب اصفہانی کی مشہور کتاب ''المفردات'' اور دیگر مفردات اور لغت کی کتب سے تفسیری نکات پیش کرتے ہیں۔قبلہ پیر صاحب کے خطابات پر مشتمل کتاب ''سورہ بقرۃ کی منتخب آیات کی تفسیر وتشریح'' جو طباعت کے مراحل

میں ہے اس میں تفسیر بیضاوی کی روشنی میں اور علوم القرآن کی روشنی میں خاص طور پر ''ناسخ ومنسوخ'' پر علمی گفتگو کی گئی ہے۔

علوم تفسیر میں خدمات:

قبلہ پیر صاحب نے باقی علوم اسلامیہ کی طرح علم تفسیر میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دیں مدارس اسلامیہ میں مروجہ علم تفسیر کی مشہور کتاب ''الفوز الکبیر فی اصول التفسیر'' تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح آپ نے کئی مرتبہ اپنے طلباء کو پڑھائی اور اپنے اکثر خطابات میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی دونوں علوم تفسیر کی کتب الفوز الکبیر اور ''فتح الخبیر بمالا بدمن حفظہ فی علم التفسیر'' کے حوالہ سے قرآن کریم کی تفسیر کے اصول بیان کرتے ہیں ان کتب کے علاوہ علوم القرآن کی کتب سے علم تفسیر کی روشنی میں بھی آیات قرآنیہ کی تفسیر وتشریح فرماتے ہیں الحمدللہ تفسیر قرآن کریم کے سلسلہ میں حضرت مفکر اسلام ڈاکٹر پیر سید عبدالقادر جیلانی کے خطبات کی صورت میں تفسیری افادات پر مشتمل کتاب ''الفوائد الجیلانیہ من الآیات القرآنیہ'' بھی منظر عام پر آچکی ہے یہ تفسیری افادات قرآن کریم میں جو آیات تصوف وتفسیر اشاری کے متعلق ہیں ان تمام آیات کی تفسیر وتشریح، مباحث سیرت، علوم القرآن، فقہی مسائل اور خاص طور پر معاشرتی مسائل اور ان کا حل، دور جدید اور معاشرتی مسائل اور ان کا حل شامل ہے۔ جسٹس نذیر احمد غازی صاحب (ر) 24 ٹی وی چینل اپنے ایک پروگرام میں اس کتاب کا تعارف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قبلہ شاہ صاحب west (مغرب) میں ایک بہت بڑی علمی شخصیت ہیں اہل علم کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے تصوف پر بعض اعتراضات جو کیے جاتے ہیں قبلہ شاہ صاحب نے بڑی خوبصورتی سے ان کے علمی جواب دیے ہیں۔

اس کے علاوہ درس قرآن کے سلسلہ میں ''سورہ فاتحہ کی تفسیر'' کے نام سے بھی ایک کتاب

شائع ہو چکی ہے۔خطابات حضرت مفکر اسلام کے سلسلہ میں ''سورہ بقرۃ کی ابتدائی آیات کی تفسیر وتشریح'' کتاب بھی طباعت کے مراحل میں ہے۔

یورپ میں علم تفسیر کی خدمات:

قبلہ پیر صاحب نے سرزمین یورپ میں درس قرآن کریم کا سلسلہ جامع مسجد غوثیہ لیبرج روڈ والتھم سٹو لندن سے تقریباً 1985ء سے شروع کیا اس میں خاص طور پر تفسیر بیضاوی اور علوم القرآن کی مشہور کتب کا مطالعہ کر کے امت مسلمہ کو مستفید فرمایا اور اس سلسلہ میں ایک اہم کام یہ کیا کہ اپنے مریدین وتلامذہ کو تعلیم قرآن کے فروغ کے کردار میں شامل ہونے کے لیے ان کو کہا کہ وہ اپنے اپنے شہروں میں اپنی مساجد، مراکز اور اپنے گھروں میں ماہانہ گیارھویں شریف کی محافل میں درس قرآن کریم شروع کریں آپ کے اس حکم پر برطانیہ کے تقریبا اکثر شہروں میں مریدین حضرات نے درس قرآن شروع کئے جس میں حضرت پیر صاحب درس قرآن کریم کے لیے خود تشریف لے جاتے اور آج وہ درس قرآن یوٹیوب پر کثرت کے ساتھ موجود ہیں اور اہل سنت کی صفوں میں قبلہ پیر صاحب کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ سب سے زیادہ آپ کے درس قرآن آج مختلف صورتوں میں موجود ہیں اور یہی درس قرآن جس کی ابتداء لندن شہر سے ہوئی یورپ کے دوسرے ممالک ہالینڈ، ڈنمارک اور ناروے تک پھیل گئے حضرت قبلہ پیر صاحب ناروے اور یورپ کے مختلف علاقوں میں خود جا کر درس قرآن دیتے رہے اور آپ کے تفسیری افادات کا مجموعہ جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے وہ بھی شیفیلڈ یوکے میں قاضی علامہ عبدالغفور قادری صاحب کے گھر میں پیر صاحب نے قرآن کریم کی تفسیر اشاری (تفسیر صوفی) پر درس دیے تھے جن کو قاضی صاحب نے اور ان کی اہلیہ محترمہ نے لکھا اور الحمدللہ ہمارے ادارہ کی طرف سے شائع ہوئے۔

تعلیم قرآن ودرس قرآن کریم کے سلسلہ میں قبلہ پیر صاحب نے ڈی ایم ڈیجیٹل ٹی وی یو۔کے کے پلیٹ فارم سے قرآن کریم کے چند پاروں کی تفسیر بیان کی جو یوٹیوب پر JilaniMedia.com چینل پر موجود ہیں ان درس قرآن کے ابتداء پر قبلہ پیر صاحب نے تین درس قرآن کریم کے قواعد واصول پر دیے جو الحمدللہ کمپوزنگ کے مراحل سے اب گزرکر اتحقیق وتدوین کے مراحل میں ہیں انشاءاللہ کوشش ہے جلد ہی طبع ہو جائیں۔

علم تجوید وقراءت میں خدمات:

حضرت پیر صاحب جب گفتگو کے دوران تجوید وقراءت کے قواعد کے مطابق قرآن کریم کی آیات تلاوت کرتے ہیں آپ فن تجوید وقراءت پر دسترس رکھتے ہیں اسی لیے قبلہ پیر صاحب نے اپنے اداروں میں شعبہ حفظ قرآن کریم وتجوید وقراءت میں خدمات کے لیے بہترین اساتذہ تعینات کئے سابقہ جنرل صدر پاکستان ضیاء الحق مرحوم نے اپنے دورصدارت میں چند قراء وحفاظ کو الازہر یونیورسٹی مصر میں علوم قراءت کے لیے حکومتی سطح پر بھیجا تھا جن میں راقم کے استاذ قاری قرآن المقری خلیل الرحمن الازہری صاحب، قاری بزرگ شاہ الازہری اور عالم اسلام کے مشہور قاری خوشی محمد الازہری مرحوم شامل ہیں قاری خوشی صاحب نے دورہ حدیث حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام سے کیا اوران کا جنازہ بھی حضرت قبلہ پیر صاحب نے پڑھایا تھا قاری خلیل الرحمن الازہری صاحب نے دارالعلوم قادریہ جیلانیہ ٹینچ بھاٹہ میں علم تجوید وقراءت میں نمایاں خدمات سرانجام دیں راقم نے بھی الحمدللہ ان کے پاس علم التجوید کا مکمل کورس کیا اوران سے مختلف مصری لہجات سے ہم طلباء مستفید ہوئے ان کے بہت سارے طلباء سندھ، کے پی کے، آزاد کشمیر اور پنجاب کے علاوہ یورپ اور باقی متعدد ممالک میں علم تجوید وقراءت میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں کافی عرصہ سے وہ علیل ہیں اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے آمین! حضرت قبلہ عالم اپنے اکثر خطابات

میں علم تجوید وقراءت، سبعہ قراءت میں تحقیقی گفتگو فرماتے رہتے ہیں جس کی چند مثالیں اپ کے خطابات اور آپ کی کتاب "تفسیری افادات" میں موجود ہیں۔

عالمی کنز الایمان کانفرنس کا انعقاد:

اعلی حضرت امام احمد رضا بریلوی رح کے قرآن کریم کے ترجمہ " کنز الایمان" پر جس وقت سعودی حکومت کی طرف سے پابندی لگائی گئی تو اس وقت 1985ء میں قبلہ پیر صاحب کے زیر قیادت، مرکزی جماعت اہل سنت یو۔کے کے زیر انتظام برمنگھم میں عالمی کنز الایمان کانفرنس منعقد ہوئی جس میں دنیا کے کئی مما لک سے علماء ومشائخ شریک ہوئے مہمان خصوصی دربار عالیہ سیال شریف سرگودھا کے سجادہ نشین خواجہ پیر حمید الدین سیالوی رح تھے حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام کے مریدین وتلامذہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

3: علوم حدیث کے فروغ میں خدمات:

حدیث شریف سے متعلق مباحث اور تفصیلات کو دو بنیادی قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے: (۱) علم الحدیث روایۃ، (۲) علم الحدیث درایۃ۔ پہلی قسم میں حدیث شریف کو نقل کرنا اور ضبط کرنا بھی داخل ہے، اور راوی اور مروی ہر ایک میں سے مقبول اور مردود کی پہچان کرنا بھی۔ راوی اور مروی میں سے مقبول اور مردود کی پہچان کو علم مصطلح الحدیث، علم اصول الحدیث اور علم مصطلح اہل الاثر بھی کہتے ہیں اور علم الحدیث درایۃ سے مراد حدیث کے معانی معلوم کرنا ہے۔(علم الحدیث واصولہ، الشیخ عبد الفتاح ابی غدۃ علی مبادی: ص ۸ تا ۶۱ ملخصا) علم حدیث بہت سے فنون پر مشتمل ہیں؛" مقدمہ ابن صلاح میں ۶۵/انواع مذکور ہیں۔ تدریب الراوی میں ۹۳/انواع کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور منہج النقد میں ۸۵/انواع بیان کی گئی ہیں؛ چونکہ راویوں اور روایتوں کی صفات محصور نہیں ہوسکتیں، لہذا اس بارے میں کوئی خاص تعداد آخری نہیں۔(مقدمہ ابن صلاح: ص ۱۱)۔ علوم الحدیث دراصل تین

طرح کے علماء کے کلام کا مجموعہ ہیں ۔محدثین ،فقہاء اور اصولیین ۔انھیں صرف محدثین کے اقوال میں منحصر کر دینا درست نہیں ۔اصول فقہ کی کتب کا باب السنۃ بھی علوم الحدیث کا جز ہے۔(تعلیق الشیخ محمد عوامۃ علی تدریب الراوی مع حاشیۃ ابن العجمی:۱/۱۵۔۱۷)

حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام نے اپنے خطبات و درس و تدریس کے ذریعہ باقی علوم کی طرح علوم حدیث میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دیں ہیں۔

سرزمین یورپ میں علم حدیث میں خدمات:

پیر صاحب نے اپنے خطابات اور ملفوظات وتحریرات کے ذریعہ علوم حدیث کے فروغ ونشرواشاعت کے لیے نمایاں خدمات سرانجام دیں ہیں اپنی گفتگو کے ذریعہ علم حدیث اور اصول حدیث سے اپنے دلائل کو ثابت کیا منکرین ختم نبوت کے رد میں علم حدیث سے عقیدہ ختم نبوت کا دفاع کیا ناموس رسالت ہو،معجزات انبیاء کرام، فضائل اہل بیت اطہار،فضائل صحابہ کرام ،اولیاء اللہ کی کرامات دین اسلام کی حقانیت کے دلائل کے لیے آپ نے اپنے خطابات میں علم حدیث کی روشنی میں گفتگو فرمائی ہے ختم نبوت کے سلسلہ میں آپ کے خطابات پر مشتمل کتاب "ختم نبوت وردمرزائیت" شائع ہو چکی ہے جس سے مختلف مما لک کے مسلمان مستفید ہوئے اس کتاب میں قبلہ پیر صاحب نے ختم نبوت اور عقیدہ امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں قرآن کریم کے ساتھ احادیث نبویہ سے استشہاد کیا۔

اور جس وقت ذاکر نائیک نے حدیث قسطنطنیہ کی آڑ میں یزید ملعون کو جنتی ہونے کا سرٹیفکیٹ دینا چاہا اور بعض ناصبی مفتیوں اور ملاؤں نے یزید کو کلین چٹ دینے کا ارادہ ظاہر کیا تو اسوقت انگلینڈ کی سرزمین پر قبلہ پیر صاحب نے مختلف شہروں میں ایام محرم میں واقعہ کربلا بیان کرنے کے ساتھ بخاری شریف و مسلم شریف کی ’’حدیث قسطنطنیہ‘‘ کی فنی حیثیت پر علوم حدیث کی روشنی میں تعاقب فرمایا اور نواصب کا رد بلیغ فرمایا ان خطابات

کو کتاب کی صورت میں ''حدیث قسطنطنیہ تحقیقی جائزہ'' کے نام پر شائع کیا گیا۔

اور واقعہ کربلا پر قبلہ پیر صاحب کے 1988ء کے لندن دار العلوم کے خطابات کو کتابی صورت میں بھی شائع کیا گیا جس کا نام "کربلا قرآن و حدیث کے آئینے میں" تھا اس میں قبلہ پیر صاحب نے قرآن کریم کی آیات کے ساتھ احادیث نبویہ کی روشنی میں واقعہ کربلا پر علمی گفتگو فرمائی تھی۔ ان موضوعات کے علاوہ میلاد النبی، معراج مصطفیٰ، سیرت النبی، معجزات، فضائل اہل بیت وصحابہ وغیرہ پر آپ کے خطابات علوم حدیث واصول حدیث پر مشتمل ہیں۔

علوم حدیث کے سلسلہ میں مفتی غلام رسول نقشبندی رح کی تصانیف بھی مطالعہ کی جاسکتی ہیں جن میں مفتی صاحب نے ائمہ اہل بیت اطہار کا تعارف کراتے ہوئے ان کی علم حدیث میں خدمات لکھی ہیں اور علوم حدیث پر علمی بحث پیش کی ہے۔

درس نظامی دورہ حدیث شریف کی کلاس:

حضرت مفکر اسلام کا ایک یادگاری کام عالم اسلام کیلئے درس نظامی کی کتب پڑھانے اور بخاری شریف، مسلم شریف کا دورہ کرانے کا ہے جس کے ذریعہ آپ نے دین کی بہت بڑی خدمت سرانجام دی۔ 1993ء سے لیکے 1999ء تک روزانہ آٹھ، نو گھنٹے، بخاری شریف اور مسلم شریف کے دورہ میں آج تک جتنے بخاری اور مسلم کے شارحین ہیں۔ سب کی شروح پر بحث اور تحقیقات کی روشنی میں دورہ حدیث کرایا علوم حدیث کی کتب "نحبۃ الفکر، تدریب الراوی شرح تقریب النوواى" وغیرہ کا خود درس دیتے۔ اور آپ کے خطابات میں سے درس حدیث وعلوم حدیث پر مشتمل ایک کتاب پر بھی کام ہو رہا ہے جو تحقیق و تدوین کے مراحل میں ہے جس میں مستند احادیث کی تشریح، تدوین حدیث اور اصول وقواعد حدیث پر پیر صاحب کی گفتگو شامل ہے۔

4: عربی زبان وادب میں خدمات:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ "(یوسف:3)

ترجمہ: بیشک ہم نے اس قرآن کریم کو عربی میں نازل فرمایا۔

عربی زبان ہمیشہ زندہ رہنے والی زبان ہے۔ اس کو سمجھنے اور بولنے والے دنیا کے ہر خطے میں موجود ہیں ۔عربی زبان وادب کو سیکھنا اور سکھانا ایک دینی وانسانی ضرورت ہے کیوں کہ قرآن کریم جو انسانیت کے نام اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہے اس کی زبان بھی عربی ہے۔عربی زبان ایک فصیح زبان ہے جو جوامع الکلم کی شکل میں فصاحت وبلاغت کی ان خوبیوں سے متصف ہے. کہ یہ اعزاز دوسری زبان کو حاصل نہیں کیونکہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس زبان میں اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا جو قرآن کی شکل میں ہمارے تک پہنچی ہے اس کے بعد نبی آخر الزماں کے ارشادات بھی عربی زبان میں ہی ہیں. یہی دونوں دین اسلام کے ماخذ بھی ہیں. تو مسلمانوں کے لیے ان دونوں کا فہم رکھنے اور عربی زبان کو بولنے کی بھی اس قدر ضرورت ہے جس قدر اسلامی تعلیمات کو سیکھ کر عمل کرنا ضروری ہے جو نجات کا ذریعہ ہے. اسی لیے اس زبان کی نشر واشاعت ہمارا مذہبی فریضہ ہے۔اس کی ترویج واشاعت میں مدارس اسلامیہ اور عصری جامعات کا ایک اہم رول ہے۔ باقی علاقوں کی طرح برصغیر پاک وہند میں عربی میں بڑی اہم کتابیں لکھی گئیں اور مدارس اسلامیہ نے ان کی تعلیم وتعلم کا بطور خاص اہتمام کیا۔اور عربی زبان کو اس وقت تک سیکھنا ناممکن ہے جب تک اس کے اصول وقواعد اور اس کی گرائمر (نحو وصرف) کو نہ سیکھ لیا جائے۔عہد تدوین سے لیکر آج تک عربی گرائمر(نحو وصرف) پر عربی زبان میں مختصر اور مطول ہر طرح کی بے شمار کتب لکھی جا چکی ہیں اور علماء ومشائخ عظام اپنے درس وتدریس

وخطابات کے ذریعہ بھی عربی زبان وادب کی ترویج واشاعت نظم ونثر کے پیرائے میں کرتے چلے آرہے ہیں۔

حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ سالہا سال سے پاکستان اور خاص طور پر سرزمین یورپ میں علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت وتبلیغ میں مصروف عمل ہیں آپ نے جہاں اصول وفنون قرآن کریم ،حدیث ، عقائد،فقہ ،تاریخ ،منطق وفلسفہ میں خدمات سرانجام دیں وہاں پیر صاحب نے مختلف بین الاقوامی زبانوں میں مہارت رکھنے کے ساتھ ان زبانوں کے ادب وقواعد وفنون میں بھی اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے خدمات سرانجام دیں جن میں عربی زبان وادب کے فروغ میں آپ نے اپنی تعلیمات ،درس وتدریس ،خطبات اور نظم ونثر سے اس میدان میں بھی علمی وعملی خدمات سرانجام دی ہیں درسی کتب جو مختلف فنون واصول پر مشتمل ہیں پیر صاحب نے تمام علوم اسلامیہ کی ان درسی کتب کو پاکستان اور یورپ میں بھی کئی بار پڑھایا ہے جن میں تفسیر واصول تفسیر ،حدیث واصول حدیث ،فقہ واصول فقہ،علم عقیدہ ،منطق ،تاریخ وغیرہ پر مشتمل عربی کتب کئی سالوں تک ان کی تدریس فرماتے رہے اور خاص طور پر عربی ادب وزبان کی کتب جو صرف ونحو وبلاغت پر مشتمل ہیں ان کی تدریس بھی فرماتے رہے جن میں کثیر تعداد میں کتب شامل ہیں چند کتب کا یہاں ذکر کرتا ہوں جو راقم نے بھی صرف ونحو وبلاغت کی چند کتب حضرت قبلہ عالم سے پڑھی ہیں دورہ حدیث کے دوران قبلہ عالم پیر صاحب نے علم صرف ونحو کی درسی کتب کے علاوہ ''النحو الواضح ، بلاغت کی کتاب'' البلاغۃ الواضح ،اور عربی ادب میں مفید الطالبین سے ''نفحۃ العرب''نحفۃ الیمن'' دیوان حماسہ'' ،'' دیوان متنبی'' اور سبعہ معلقات (وہ قصیدے جو خانہ کعبہ کی دیواروں پر لٹکائے گئے تھے) شاعروں کے تھے وغیرہ کتب شامل تھیں طلباء کو پڑھائیں۔

حضرت قبلہ پیر صاحب اپنے خطبات وملفوظات میں اکثر عربی شعراء کا کلام اور ان کی نثری عبارات پیش کرتے ہیں اکثر خطابات میں علم حدیث کی اصطلاح کی روشنی میں مختلف فنون کو استعمال کرتے ہوئے اپنے منفرد ذوق میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اشعار کی تشریح بیان کرتے ہیں اور بعض مقامات پر صحاح ستہ کی احادیث سے استشہاد کرتے ہیں۔ آپ اپنے خطبات وملفوظات میں اکثر عربی شعراء کا کلام اور ان کی نثری عبارات پیش کرتے ہیں سیرت کے واقعات بیان کرتے ہوئے جب غزوات کا ذکر کرتے ہیں تو اکثر اپنے خطبات میں حضرت مولا علی علیہ السلام کی شجاعت کے واقعات بیان کرتے ہوئے ان کے رجزیہ اشعار خاص ذوق و کیفیات میں پڑھتے ہوئے حاضرین وسامعین کو مستفید فرماتے ہیں۔

5:علم الکلام میں خدمات:

اسلامی عقائد اور اس سے متعلق مباحث اور دلائل کو جاننے کا نام علم کلام ہے، اس علم میں وجود باری تعالی، اللہ کی صفات، انبیائے کرام کی بعثت، معجزہ اور کرامت وغیرہ امور سے عقلی ونقلی دلائل کی روشنی میں بحث کی جاتی ہے اس علم سے آدمی کے عقائد پختہ ہوتے ہیں اس علم کا مقصد اسلامی عقائد ونظریات کی حقانیت کو از روئے عقل محکم ومضبوط دلائل سے ثابت کرنا اور ان میں پیش آنے والی خرابیوں اور توہمات کو دور کرنا ہے تا کہ اسلامی عقائد کی اصل شکل برقرار رہے جو حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور صحابہ کرام وتابعین کے دور میں تھی۔
علم الکلام کو علم العقائد، علم اصول الدین، الفقہ اکبر، علم التوحید وصفات، علم الاستدلال۔ علم اسماء وصفات، علم الاصول اور جبکہ عصر حاضر میں التصور الاسلامی، الفکر الاسلامی اور علم الکلام کے ناموں سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے"۔

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے علوم وفیضان اور حضرت غوث الاعظم

دستگیر رضی اللہ عنہ کے علمی و روحانی فیضان کے وارث حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام پیر سید عبد القادر جیلانی مدظلہ العالی عصر حاضر میں عالم اسلام کی ایک عظیم علمی و روحانی شخصیت ہیں تقریباً 70 سالوں سے پاکستان کے علاوہ سرزمین یورپ اور دنیا کے اکثر ممالک میں آپ کے علمی و روحانی فیضان سے ہزاروں علماء و مشائخ، اہل علم حضرات اور ہر طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد علمی و روحانی طور پر فیضیاب ہو رہے ہیں۔ درس نظامیہ میں رائج کتب علم العقائد کے درس آپ سالہا سال سے دے رہے ہیں اور ان کتب عقائد کی روشنی میں آپ عقیدہ صحیحہ کا پرچار کرتے چلے آ رہے ہیں۔

تحفظ ناموس رسالت ﷺ میں خدمات:

حضرت پیر صاحب نے اپنے علمی و روحانی فیوض و برکات سے ہمیشہ عقیدہ صحیحہ کی خدمات سرانجام دیں ہیں عقیدہ تحفظ ناموس رسالت، عقیدہ تحفظ ختم نبوت، عظمت اہل بیت اطہار، عظمت صحابہ کرام، شان اولیاء اللہ اور عقیدہ اہل سنت کا ہمیشہ دفاع اور پرچار کیا ہے۔

سرزمین یورپ میں تحفظ ناموس رسالت ﷺ میں خدمات:

حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام نے سرزمین یورپ میں دین اسلام کے فروغ اور نشر واشاعت کے لیے عقائد اسلامیہ کی روشنی میں بے مثال خدمات سرانجام دی ہیں جب بھی ناموس رسالت پر حملہ کیا گیا قبلہ پیر صاحب نے اس کا بھرپور علمی تعاقب فرمایا اس کی چند مثالیں یہاں پیش کرتے ہیں۔

شاتم رسول سلیمان رشدی کے خلاف تحریک:

شاتم رسول احمد سلمان رشدی ایک بھارتی برطانوی ناول نگار اور مضمون نگار ہے۔ اس کا چوتھا ناول، شیطانی آیات (The Satanic Verses) جو سنہ 1988ء میں شائع ہوا اس کا سب سے متنازع ناول بن گیا، اس کتاب کو دنیا بھر کے

مسلمانوں نے مذہبی توہین آمیز قرار دیا۔ یورپ اور تمام دنیا میں مسلمانوں کی طرف سے جلسے اور جلوس نکالے گئے قبلہ پیر صاحب کی قیادت میں ملعون رشدی کے خلاف ہائیڈ پارک میں ایک بڑا اجتماع ہوا جس میں برطانیہ کے تمام مکاتب فکر کے علماء شامل تھے اس میں شرکاء کی تعداد اخبار کے مطابق 3 لاکھ سے زیادہ تھی جو یورپ کی تاریخ میں مسلمانوں کی طرف سے ایک بڑا اجتماع تھا اور سب نے قبلہ پیر صاحب کی امامت میں نماز بھی ادا کی۔

توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف تاریخی مظاہرہ:

2005 / 2006 میں ڈنمارک کے اخبار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہتک آمیز خاکے شائع کئے گئے تو اُس وقت مسلم ممالک میں اس کا شدید ردعمل سامنے آیا فروری 2006 میں دنیا بھر میں مسلمانوں نے گستاخانہ خاکوں کے خلاف شدید احتجاج کیا تھا پاکستان میں بھی ہم نے اپنے اپنے علاقوں میں احتجاجی مظاہرے کیے۔

اسی سلسلہ میں لندن میں 20 فروری 2006ء کو برطانوی تاریخ میں مسلمانوں کا سب سے بڑا احتجاجی مظاہرہ ٹریفالگر سکوائر لندن میں ہوا The Nation London اخبار کے مطابق اس مظاہرہ میں 40 ہزار سے زیادہ افراد شریک ہوئے اس مظاہرے میں عوام کے علاوہ کثیر تعداد میں حضرت مفکر اسلام کے مریدین وتلامذہ، علماء ومشائخ شریک تھے۔

پوپ بینیڈکٹ کو مناظرہ کا چیلنج:

آج دوست اور دشمن سارے یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ جب بھی عقائد اسلامیہ پر کوئی آنچ آئی تو اس وقت حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام اپنی علمی گفتگو اور عمل کے ساتھ ہمیشہ میدان میں کھڑے رہے اور باطل کو شکست اور بھاگنے پر مجبور کرتے رہے جس کی بین الاقوامی سطح پر بہت ساری مثالیں موجود ہیں جس وقت یورپ کی سرزمین سے (ویٹی کن سٹی، عیسائیوں کے روحانی پیشوا پوپ بینیڈکٹ) نے ناموس رسالت پر حملہ کیا اور اس نے کہا کہ

اسلام تلوار کے زور پر پھیلا ہے سابقہ وفاقی مذہبی وزیر حاجی فضل کریم رح سے حامد میر صاحب نے اپنے ایک پروگرام میں لائیو سوال کیا کہ پوپ ایک بین الاقوامی شخص ہے کیا آپ کی صفوں میں ایسی کوئی شخصیت ہے جو اس کو علمی دلائل سے جواب دے سکے تو اس کے جواب میں حاجی فضل کریم رح نے کہا الحمد للہ اس وقت عالم اسلام میں ایک ایسی شخصیت ڈاکٹر پیر سید عبدالقادر جیلانی جوان ایام میں لندن میں تشریف فرما ہیں وہ پوپ کا علمی جواب دے سکتے ہیں تو پوپ کی اس گستاخی کے جواب میں حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام نے سرزمین یورپ میں جلسے اور جلوس نکال کر پوپ کو چیلنج کیا کہ مجھ سے تم کسی وقت بھی کسی بین الاقوامی زبان میں گفتگو کر سکتے ہو پوپ نے آپ کے اس چیلنج کو دیکھ کر اپنے گستاخی والے الفاظ واپس لئے اور جس وقت چند سال پہلے پاکستان میں تحفظ ناموس رسالت کی تحریک چلائی گئی اور وہ بڑھتے بڑھتے یورپ اور باقی ممالک تک پہنچ گئی اس وقت حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام نے تحفظ ناموس رسالت پر مختلف ٹی وی چینلز پر تحفظ ناموس رسالت کے دفاع میں قرآن وسنت کی روشنی میں گفتگو فرمائی جس پر بین الاقوامی اداروں کی طرف سے پیر صاحب کو کہا گیا کہ آپ اپنے الفاظ واپس لیں پیر صاحب نے فرمایا کہ میرا تحفظ ناموس رسالت میں جو موقف اپنے ملک پاکستان میں ہے وہی یہاں بھی ہے جس پر ان اداروں کی طرف سے پیر صاحب پر تقریباً 84 ہزار پونڈ جرمانہ عائد کیا گیا پیر صاحب نے جرمانہ ادا کیا مگر اپنے موقف سے پیچھے نہ ہٹے۔اور عصر حاضر میں آپ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ آپ نے آج تک کسی بات پر نہ رجوع کیا نہ کبھی اپنے مؤقف سے پیچھے ہٹے جو بھی عقیدہ قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کیا اس پر پہرہ دیا۔

تحریک نظام مصطفیٰ 1977ء:

1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ کے جدوجہد میں غلامان مصطفیٰ نے دیوانہ وار

شمولیت اختیار کی اور بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کیا اور اس دوران سب سے زیادہ قربانیاں عوام اہل سنت نے دیں اور اس میں بہت سارے علماء ومشائخ گرفتار ہوئے نظام مصطفی کی اس تحریک میں قبلہ عالم مفکر اسلام حضرت پیر صاحب اپنے ہزاروں مریدین وتلامذہ کے ساتھ بنفس نفیس خود شریک ہوئے اور پیر صاحب پابند سلاسل ہوئے مسلم یوتھ یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ علوم اسلامیہ کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ اسسٹنٹ پروفیسر قاضی ضیاء محسن ایڈووکیٹ صاحب جن کے والد صاحب (قاضی عزیز احمد قادری رح سجادہ نشین دربار عالیہ بگا شیخاں روات ضلع راولپنڈی) حضرت قبلہ عالم کے مرید بھی ہیں اس موقع پر اس واقع کے عینی شاہد تھے قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ 22 نمبر چونگی میں فوج کی طرف سے لائین لگائی گئی تھی کہ اس سے آگے جو بڑھا اس کو گولی ماردی جائے گی قبلہ پیر صاحب نے نعرہ رسالت اور نعرہ حیدری لگاتے ہوئے اس لائین کو کراس کرلیا اور آپ اس تحریک میں گرفتار ہوکر پابند سلاسل ہوئے۔

اور اسی تحریک نظام مصطفیٰ کے حوالہ سے کل پاکستان سنی کانفرنس ملتان کے پس منظر میں علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادریؒ لکھتے ہیں کہ ''راولپنڈی میں مولانا سید عبدالقادر گیلانی جلوس کی قیادت کررہے تھے کہ فوج نے ایک جگہ (22 نمبر چونگی، راولپنڈی) روک کر پٹی یعنی بارڈر بچھادیا اور کہا کہ جو شخص اس پٹی کو کراس کرے گا اسے شوٹ کردیا جائے گا شاہ صاحب نعرہ رسالت لگاتے ہوئے ایک کے بعد دوسری اور تیسری پٹی بھی کراس کر گئے۔'' (کل پاکستان سنی کانفرنس ملتان کے پس منظر کا اجمالی مطالعہ، محمد عبدالحکیم شرف قادری، مکتبہ قادریہ، ص 27)

تحفظ عقیدہ ختم نبوت میں خدمات:

حضرت قبلہ پیر صاحب نے پاکستان اور خاص طور پر سرزمین یورپ میں دین

اسلام کے تقریباً ہر میدان میں اپنے علمی وروحانی فیضان سے اہم خدمات سرانجام دیں عصر حاضر میں بڑے فتنوں میں ایک فتنہ منکرین ختم نبوت کا ہے اس کی سرکوبی کے لیے قبلہ عالم مفکر اسلام نے اپنے علمی وروحانی استعداد سے بے مثال خدمات سرانجام دیں قبلہ پیر صاحب کے عقیدہ ختم نبوت کے متعلق قرآن وسنت کی روشنی میں علمی وروحانی بیانات مختلف یوٹیوبز اور سوشل میڈیا پر ویڈیوز کی صورت میں موجود ہیں جن کو سن کر ایمان کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور پیر صاحب کے خطبات اور ان کی تصانیف میں بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور تحفظ ناموس رسالت پر ابحاث وتحقیق موجود ہے چند سال پہلے قبلہ عالم کے کچھ خطابات پر مشتمل ایک کتاب "ختم نبوت وردمرزائیت" کے عنوان سے شائع کی گئی جو یوکے میں بین الاقوامی تحفظ عقیدہ ختم نبوت کانفرنس میں ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کی گئی۔

چودھویں صدی ہجری میں تحریک تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے عظیم سپہ سالار حضرت خواجہ خواجگان سید السادات فاتح قادیان مجدد اعظم پیر سید مہر علی گیلانی گولڑوی رح کی ذات بابرکات ہے حضرت مفکر اسلام تقریباً اپنے اکثر خطابات میں حضرت پیر مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی رح کا ذکر کرتے ہیں اور آپ بین الاقوامی ختم نبوت کانفرسز میں فرماتے ہیں کہ حضرت پیر صاحب مجدد اعظم ہیں اس لیے کہ ان کا مقابلہ صرف منکرین ختم نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کذاب سے نہیں تھا بلکہ اس کذاب کی پشت پر حکومت ہندوستان (حکومت برطانیہ) کا ہاتھ تھا کہ جن کا اس وقت سورج غروب نہیں ہو رہا تھا پیر صاحب رح اس حکومت کا مقابلہ اور اس کے پھیلائے ہوئے فتنہ کبری کا مقابلہ کر رہے تھے اس لیے جتنا بڑا فتنہ ہوگا اتنا ہی بڑا مقام مجدد کا ہوگا اس لیے حضرت پیر صاحب مجدد اعظم ہیں عصر حاضر میں قبلہ پیر صاحب انھیں کی تحریک تحفظ عقیدہ ختم نبوت کو آگے لے کے چل رہے ہیں۔

سرزمین پاکستان میں 1974ء میں تحریک تحفظ ختم نبوت میں قبلہ پیر صاحب نے ملک کے

طول وعرض میں طوفانی دورے کیے اور عقیدہ ختم نبوت کو اجاگر کیا۔

سرزمین یورپ میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں کردار:

سرزمین یورپ میں ہر سال عالمی ختم نبوت کانفرنس کی ابتداء کا سہرا بھی حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام کو جاتا ہے جس میں دنیا بھر سے علماء ومشائخ شرکت فرما کر اپنی گفتگو سے منکرین ختم نبوت کا رد بلیغ کرتے ہیں جنرل سیکرٹری مرکزی جماعت اہلسنت یو کے قاضی عبدالعزیز چشتی گولڑوی صاحب جنگ اخبار لنڈن 28 اکتوبر 2018ء میں لکھتے ہیں مرکزی جماعت اہلسنت یو کے اینڈ اوورسیز ٹرسٹ جو برطانیہ اور یورپ میں مسلمانوں کی نمائندہ جماعت اور اہلسنت کی موثر قوت و آواز ہے، اپنے قیام سے لے کر آج تک یورپی مسلمانوں کی ہر پلیٹ فارم اور فورم پر بھرپور نمائندگی اور رہنمائی کر رہی ہے۔ اسلام کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنہ اور تحریک کا ہر محاذ پر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم سے دفاع کر رہی ہے اور ہر مرحلہ پر تاریخ ساز کردار ادا کیا۔ جماعت کی اسلام کی ترویج و اشاعت کے حوالے سے کی گئی خدمات برطانیہ کی تاریخ کا روشن باب ہے۔ احیائے دین کی اس تحریک جس کے مقاصد میں توحید و رسالت کے علم کو بلند کرنا، اسلام کے پیغام امن ومحبت کو یورپ کے گھر گھر میں پہنچانا، محبتوں کے فروغ اور نفرتوں کو مٹانا، تحفظ ناموس رسالت، تحفظ مقام صحابہ واہلبیت اور تحفظ مقام اولیا کرام اور بالخصوص تحفظ ختم نبوت ہی شامل ہے۔ اس کی بنیاد 1978ء میں مفکر اسلام علامہ ڈاکٹر پیر سید عبدالقادر گیلانی نے رکھی تھی۔ جماعت کو برطانیہ بھر کے ممتاز علمائے کرام اور مشائخ اور عوام اہلسنت اور عاشقان رسولؐ کی سرپرستی حاصل ہے۔ جماعت ہر سال گزشتہ 45 سالوں سے اپنے مقاصد کے حصول اور اپنے عقائد ونظریات وافکار کے فروغ اور جماعت کے دستور و منشور پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے محدود وسائل کے باوجود سالانہ عالمی تاجدار ختم نبوت

سنی کانفرنس کا انعقاد کر کے اپنی مذہبی ملی ذمہ داریوں کو پورا کر رہی ہے"۔

ایک انٹرویو میں قبلہ پیر صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے برطانیہ میں تین مرتبہ مرزائیوں کو مباہلہ کی دعوت دی کہ اگر تم میں کوئی صداقت ہے تو سامنے آؤ تو وہ تینوں مرتبہ سامنے نہیں آئے مرزائیوں کی تردید میں ہمارے ناروے کے ساتھیوں نے بھی بڑا کام کیا ہے تحریری طور پر وہاں بڑا تصادم ہوا لیکن جب بات کرنے کا وقت آیا تو وہ نہ کر سکے مرزائی سمجھتے تھے کہ آکسفورڈ ان کا شہر ہے تو وہاں میں نے اس کی تردید کے لیے مستقل طور پر ماہانہ درس قرآن کریم کا سلسلہ شروع کر دیا اللہ تعالی نے اس سرزمین پر بھی ہماری بالادستی کو قائم رکھا (برطانیہ کے علماء اہل سنت اور مشائخ ص46)

مناظرہ شیفیلڈ (علم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

قبلہ پیر صاحب نے سرزمین یورپ پر عقائد اہل سنت کا ہر محاذ پر دفاع کیا ہے علم غیب مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلہ میں شیفیلڈ شہر کا ایک مشہور مناظرہ اختصار کے ساتھ پیش کرتے ہیں 20 جولائی 1980ء بروز اتوار 4 بجے دوپہر سٹی ہال شیفیلڈ میں حضرت پیر صاحب اہل سنت وجماعت کی طرف سے صدر مناظرہ، علامہ محمد عنایت اللہ قادری، مناظر، اور مولانا مفتی محمد گل رحمن، صاحبزادہ پیر سید حامد علی شاہ، مولانا عبدالوہاب صدیقی معاونین مقرر ہوئے دیوبند حضرات کی طرف سے مولوی ضیاء القاسمی صاحب صدر مناظر اور مولوی خالد محمود مناظر اور تین ان کی طرف سے علماء معاونین مقرر ہوئے علماء اہل سنت کی طرف سے بسم اللہ شریف، حمد وصلوۃ ولتسلیم کے بعد لکھا گیا کہ اللہ تعالی نے اپنے فضل وکرم سے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی ساری مخلوق کل شئی کا علم عطا فرمایا ہے اس کا ثبوت قرآن کریم، حدیث پاک، کتب معتبرہ اور مذاہب اربعہ اہل سنت سے دیا جائے گا دیوبند کے مولانا حضرات کو پہلے ہی قدم پر شکست ہوگئی کہ انھوں نے لکھا: ہمارا دعوی علم غیب خاصہ باری تعالی ہے اس پر حضرت مفکر اسلام ڈاکٹر پیر سید عبدالقادر

جیلانی صاحب نے سوال کیا کہ آپ نے اپنی تحریر کی ابتداء میں بسم اللہ شریف نہیں لکھی جبکہ حدیث شریف میں آیا ہے" کل امر ذی بال لم یبدا بسم اللہ فھو ابتر" یہ حدیث مختلف الفاظ سے کتب حدیث میں منقول ہے

کل کلام أو أمر ذی بال لا یفتح بذکر اللہ، فھو أبتر أو قال: أقطع (مسند الامام أحمد بن حنبل، الشیبانی ،ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل: ۱۴/ ۳۲۹، مؤسسة الرسالة، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء)

اور نہ ہی حمد اور نہ ہی نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام پر صلوۃ وسلام جو دینی لحاظ سے قطعاً غیر شائستہ ہے نیز مناظرہ تو نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے علم کے بارے میں ہے نہ کہ ذات باری تعالی کے علم کے بارے میں اس پر چاہئے تو یہ تھا کہ حضرت پیر صاحب کا جواب صدر مناظر دیوبند دیتے مگر مولوی ضیاء القاسمی کو ان مسائل کی ہوا بھی نہیں لگی تھی لہذا ایسے مبہوت ہوئے کہ خود جواب دینے کے بجائے مناظرہ کی شرائط طے ہونے سے پہلے ہی اپنے مناظر کو کھڑا کر دیا مولوی خالد صاحب نے کھڑے ہو کر تقریر کرنے کی کوشش کی تو علامہ محمد عنایت اللہ قادری صاحب نے گرج دار آواز میں انھیں روک کر کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم شریف کے مدعی ہیں اور تم منکر ہو پہلا حق مدعی کا ہوتا ہے اس عظیم مناظرے میں دیوبند علماء کو عبرتناک علمی شکست ہوئی اور اہل سنت کو حضرت مفکر اسلام اور علماء اہل سنت کی برکات سے فتح نصیب ہوئی اس مناظرے کی روئیداد انجمن تحفظ ناموس رسالت برطانیہ نے شائع کی جو حضرت مفکر اسلام کے مرید اور میرے شاگرد علامہ علی شان قادری حال مقیم شیفیلڈ نے مجھے چند دن پہلے وٹس ایپ پر سینڈ کی جو میرے پاس محفوظ ہے (معرکہ شیفیلڈ کا قابل دید منظر، دیوبندی مناظر کی بدحواسیاں اور قدم قدم شکست ،منجانب: انجمن تحفظ ناموس رسالت برطانیہ)

مقام اہل بیت اطہار وصحابہ کرام کے پر چار میں خدمات:

مقام وفضائل اہل بیت اطہار شروع سے ہی اہل حق اہل سنت کا شعار رہا ہے ایک مسلمان کے نزدیک محبت اہل بیت فرائض میں شامل ہے بلکہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق مومن اور منافق کی پہچان حب اہل بیت اور بغض اہل بیت ہے اس لیے ہر زمانے میں علماء مشائخ وصوفیاء کرام اپنی گفتگو۔تحریرات۔مجالس ومحافل میں ذکر اہل بیت اطہار کا خوب پرچار کرتے رہے اور اگر سیرت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مطالعہ کریں تو ان کی زندگیوں اور کردار سے محبت اہل بیت کی جھلک نظر آتی ہے امام اسماعیل بخاریؒ بخاری شریف میں تاجدار صداقت خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے الفاظ مبارک یوں نقل فرماتے ہیں

"ارقبوا محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اهل بیته"(صحیح البخاری، کِتَاب فَضَائِلِ الصحابة، باب مَنَاقِبُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: حدیث نمبر: 3751)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کی خوشنودی) کو آپ کے اہل بیت کے ساتھ (محبت وخدمت کے ذریعہ) تلاش کرو۔

یعنی امت مسلمہ میں سب سے زیادہ افضل شخصیت ہر معاملہ میں اہل بیت اطہار کے حقوق کا لحاظ رکھیں اور نعرہ صحابہ لگانے والے اہل بیت کی معاذ اللہ تنقیص کریں حضرت قبلہ عالم فاتح قادیان امام المسلمین حضرت مجدد برحق پیر سید مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی رح اپنی مشہور تصنیف" تصفیہ مابین سنی وشیعہ" میں نواصب وخوارج زدہ علماء کا علمی رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت مولا علی علیہ السلام کی علمی شان یہ ہے کہ تینوں خلفاء راشدین

ثلاثہ کے ادوار میں جب بھی کوئی علمی مشکل پیش آتی تو خلفاء راشدین باب مدینۃ العلم سے فیض یاب ہوتے ائمہ اربعہ امام اعظم ابوحنیفہ۔امام شافعی۔امام احمد بن حنبل۔امام مالکؒ بھی ائمہ اہل بیت اطہار سے فیض یاب ہوتے رہے اوران کی محبت میں جیلیں بھی کاٹیں اور لوگوں کی ملامت بھی برداشت کیں امام شافعیؒ فرماتے ہیں

یااھل بیت رسول اللہ حبکم

فرض من القرآن انزلہ

اے اہل بیت اطہار تمہاری محبت قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دی ہے تمام ائمہ اہل سنت اور علماء ومشائخ کا یہی آج تک عقیدہ رہا ہے کہ قیامت تک آنے والے آل محمد علیہ السلام کی محبت ہم پر فرض ہے رومی کشمیر حضرت میاں محمد بخش رحؒ فرماتے ہیں

آل اولاد تیری دا منگتا میں کنگال زیانی

پاؤ خیر محمد تائیں صدقہ شاہ جیلانی

مگر نواصب زدہ علماء نے کفار کی آیات کو سامنے رکھتے ہوئے سادات کے متعلق عقیدہ اہل سنت سے انحراف کرتے ہوئے اپنے گمراہ کن علمی شگوفے چھوڑے اور تحریرات وگفتگو میں یہ کہنا شروع کر دیا کہ وہ سادات کربلاء میں ختم ہوگئے ہم پر اس دور کے سادات کا ادب ضروری نہیں اور آج کل کے سادات کی سوچ یہودیوں ونصرانیوں کی طرح ہے کہ جیسا وہ اپنے آباؤ اجداد پر انحصار کرتے تھے وغیرہ وغیرہ اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحؒ کی تعلیمات میں ان نواصب وخوارج زدہ علماء کا جواب موجود ہے کہ اعلی حضرت جب بھی کوئی محفل منعقد کرتے تو سادات کو آگے پہلی صف میں شامل کرتے اور اپنی اولاد کو بھی وصیت کی اور لنگر تقسیم کے وقت سادات کو دوگنا دیتے اور آپ کے مشہور شعر جس میں تمام سادات کو شامل کر کے فرماتے ہیں

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

عصر حاضر میں بڑے فتنوں میں ایک فتنہ اہل بیت اطہار کے ذکرو پرچار سے روکنا۔آئمہ اہل بیت اطہار جو عالم اسلام کے باطنی وروحانی مقتدا وپیشوا ہیں ان کے ذکر سے روکنا ۔اہل بیت اطہار سے بغض اور جو ذکر اہل بیت اطہار کرے اس کو رافضیت کے طعنے دیناوغیرہ شامل ہیں اس فتنے کا علمی وروحانی طرز پر جس طرح حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام ڈاکٹر پیر سید عبد القادر جیلانی مدظلہ العالیٰ نے سد باب کیا ہے وہ واقعی بے مثال ہے حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام نے اہل سنت میں پاکستان اور یورپ میں ائمہ اہل بیت اطہار 12 امام اور خاص طور پر امام زید بن علی شہید علیہ السلام کا تعارف ان کی سیرت اوران کی دین اسلام میں خدمات اور آل محمد کی محبت وفضائل پر اہل سنت کے اس اہم عقیدہ پر ہر پلیٹ فارم پر گفتگو فرمائی آج سے تقریباً 30 یا چالیس سال پہلے کہ جس وقت اہل بیت اطہار کا نام لینا ایک شجرہ ممنوعہ کے طور پر سمجھا جاتا رہا اور رافضیت کے فتووں کی زد سے بچنے کے لیے اہل بیت اطہار کا کھل کے نام نہیں لیا جاسکتا تھا حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام کے ان ادوار کی بھی اگرسی ڈیز اور کیسٹ تقاریر کی سماعت کی جائیں تو محبت اہل بیت، ائمہ اہل بیت کا تعارف ملے گا اوراہل سنت میں آج تو الحمدللہ امام زید بن علی شہید کی سیرت پر کتب بھی مارکیٹ میں آچکی ہیں مگر عصر حاضر اسلامی دنیا میں سب سے پہلے امام زید شہید علیہ السلام کا حقیقی تعارف بھی حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام نے ہی پیش کیا کہ یہ شخصیات کسی تعارف کے محتاج نہیں یہ اسلام کے روحانی وباطنی پیشواء ومقتداء ہیں انھیں سے ہی ہر ولی نے فیض لیا اور یہاں یہ بات بھی عرضِ کردوں کہ حضرت مولا علی کے نعرہ حیدری پر جب اہل سنت کی صفوں چند نواصب کی طرف سے اعتراض ہوا اور نعرہ حیدری بند کرنے کی سازش شروع ہوئی کہ یہ فلاں

جماعت کا نعرہ ہے اس کو پروموشن مل رہی ہے اہل سنت کا اس نعرہ سے کوئی تعلق نہیں وغیرہ تو اس وقت مولا کائنات کے اس بیٹے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے شہزادے حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام نے ان کا علمی دلائل میں رد کیا اور یو کے میں بھی پاکستان میں بھی نعرہ حیدری کے اثبات پر احادیث نبویہ کی روشنی میں دلائل دیے جو راقم نے الحمدللہ کتابی شکل میں شائع کیے اور دنیا کے کئی ممالک میں تقسیم کیا گیا اور یہ عصر حاضر میں پہلی کاوش ہے کہ نعرہ حیدری کے حق میں دلائل دئے گئے اسی لیے یہ کریڈٹ بھی حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام کو جاتا ہے کہ آج سنی محافل وتقریبات میں سنی سینہ تان کر ذوق وشوق سے نعرہ حیدری کا جواب یا علی علیہ السلام سے دیتا ہے۔

انجمن فاطمیہ یو۔کے کا قیام:

اہل بیت اطہار علیہم السلام کے دفاع اور اُن کے فضائل وخدمات کے سلسلہ میں قبلہ پیر صاحب نے دار العلوم قادریہ جیلانیہ والتھم سٹو لندن میں "انجمن فاطمیہ یو۔کے" کی بنیاد رکھی جس کے ذریعہ متعدد کتب شائع کی گئیں جن کو حضرت پیر صاحب کے حکم سے مفتی غلام رسول نقشبندیؒ نے تحریر کیا پیر صاحب کے برادر اصغر پیر سید صابر حسین شاہ گیلانیؒ نے اپنی زیر سرپرستی ان کتب کو شائع کر کے بہت سارے اسلامی ممالک میں پہنچایا اور پاکستان میں زاویہ پبلیشرز لاہور کے ذریعہ پورے ملک میں ان کتب کو ہر شہر میں پہنچا دیا۔ان کتب میں" حضرت مولا علی کے فضائل" " امام حسن اور خلفائے راشدین، تذکرہ امام حسین، امام زین العابدین، امام محمد باقر، صبح صادق امام جعفر صادق وغیرہ شامل ہیں۔ پیر سید صابر حسین گیلانیؒ کی بھی تربیت حضرت قبلہ پیر صاحب نے فرمائی آپ رح کا وصال چند سال پہلے ہوا اپنے وصال تک آپ دار العلوم قادریہ جیلانیہ لندن میں درس وتدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے اور اپنے وصال کے لمحات تک قبلہ پیر صاحب کی طرح حقوق

اہل بیت کے تحفظ پر پہرا دیتے رہے۔

تحفظ حقوق اہل بیت اطہار کے مشن میں قبلہ پیر صاحب کا ایک اہم کام ’’سیدزادی کا غیر سید سے نکاح‘‘ جائز نہیں مفتی غلام رسول نقشبندی رح کی کتب ’’حسب ونسب‘‘ جو متعدد جلدوں میں شائع کی گئیں اور مدلل جوابات کی صورت میں سادات اور علماء ومشائخ کے گھروں اور آستانوں تک مفت پہنچائی گئیں ۔

صحابہ کرام کی تعظیم:

اسی طرح عقائد اہل سنت میں قبلہ عالم مفکر اسلام ڈاکٹر پیر سید عبد القادر جیلانی مدظلہ العالی نے ہمیشہ ہر میدان میں فضائل صحابہ کرام کا تحفظ کیا ہے اس کی بھی بہت ساری مثالیں ہیں جن میں آپ کی زندگی میں ایک اہم مثال فضائل صحابہ کے دفاع میں جب (ملک ایران کے ایک سابقہ بادشاہ) کے جنازہ اور چہلم میں شرکت کے لیے پیر صاحب اور آپ کے تلامذہ کو ائیر ٹکٹس پیش کئے گئے تو قبلہ عالم مفکر اسلام نے جامع مسجد غوثیہ لی برج روڈ والتھم سٹو لندن ایک بڑے اجتماع میں ان ٹکٹوں کو واپس کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا منکرین صحابہ کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہیں ہم اگر فضائل اہل بیت اطہار بیان کرتے ہیں تو ان کی وجہ سے نہیں بلکہ قرآن وسنت میں عظمت وشان اہل بیت خود اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کی یہ سنت خدا اور سنت مصطفی ہے اور جس طرح ہم نے ائمہ اہل بیت کی فضیلت وشان بیان کی ہے اس طرح اس دور میں کوئی نہیں کر سکا اور اس میں کوئی شک نہیں اور یہ بات بلاخوف وتردید ہم کہ سکتے ہیں کہ اس صدی میں ائمہ اہل بیت اطہار علیہم السلام کا تعارف اہل سنت کے ہاں حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام نے کرایا ہے یہاں یہ بات بھی بتاتا چلوں کہ اسوقت یو۔کے کے کئی سنی مولوی حضرات جنھوں نے سنیت کا لبادہ اوڑھا ہوا تھا جو آج تک محبان اہل بیت کو رافضی وشیعہ ہونے کا جھوٹا پروپیگنڈا کرتے چلے آرہے ہیں وہ

ان ائیر ٹکٹوں کے ذریعہ اس سربراہ کا جنازہ پڑھنے دوسرے ملک گئے اور اس کے چالیسویں میں بھی انھوں نے شرکت کی مگر نواصب چونکہ ان سے بھی پونڈ کی صورت میں مستفید ہوتے ہیں اس لیے ان مولانا کا نام کبھی نہیں لیتے اور تحفظ فضائل صحابہ کرام کے سلسلہ میں آج جو سنیوں کی صفوں میں سب صحابہ جنتی جنتی کے نعرے لگائے جارہے ہیں یہ نعرہ بھی اس صدی میں سب سے پہلے حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام نے پیش کیا کہ نعرہ تحقیق جو نواصب کی ایجاد تھا اور اس میں پانچویں خلیفہ راشد حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کا بھی ذکر نہیں کیا جاتا تھا قبلہ عالم مفکر اسلام نے اس امت کو ذکر امام حسن مجتبیٰ کے متعلق بتایا کہ اگر نعرہ تحقیق کا جواب خلفائے راشدین کے ضمن میں لگاتے ہو تو پھر امام حسن کو شامل کر کے حق پنج یار کہو اور اگر صحابہ کرام کی عظمت بیان کرنا چاہتے ہو تو سب صحابہ کرام حق پر ہیں تو نعرہ تحقیق کا جواب حق سب یار کہو کیونکہ یہ قرآنی نعرہ ہے اور حق چار یار کہنا یہ ناصبی نعرہ ہے اور ایک خاص بات کہ جو حضرت پیر صاحب کی زندگی میں اس کی مثال کسی اور شخصیت میں نہیں پائی جاتی وہ یہ کہ پیر صاحب نے ساری زندگی دین اسلام کے فروغ کے لیے گزار دی مگر زندگی کے ان لمحات تک قبلہ عالم پیر صاحب نہ کسی بدعقیدہ لوگوں کی مجلس میں گئے نہ کسی بدعقیدہ کو اپنے ہاں محافل یا ادارہ میں دعوت دی نہ کسی بدعقیدہ کے ساتھ تعلق روا رکھا اور نہ ہی کبھی کسی بادشاہ وقت کی چوکھٹ پر گئے نہ کسی بادشاہ وقت کسی وزیر وغیرہ کو اپنے پاس مدعو کیا اور جو عقیدہ آج سے ستر سال پہلے بیان کیا آج بھی اسی پر کاربند ہیں نہ کبھی کسی کے ہاتھ میں بکے نہ باطل کے سامنے جھکے نہ آپ کی زندگی میں یہ تصور پایا گیا پیر صاحب کی تصانیف ،خطبات ،ملفوظات مختلف سوشل میڈیا کے ذریعہ اپنے بھی اور مخالفین بھی مطالعہ کر رہے ہیں اور سن بھی رہے ہیں مگر آج تک کوئی بھی پیر صاحب کی گفتگو یا تحریر کو عقائد اہل سنت کے متصادم یا مخالف ثابت نہیں کر سکا اور نہ کر سکے گا کیونکہ حضرت مفکر اسلام نے ہمیشہ عقائد اہلسنت

کا پرچار کیا ہے۔ منکرین مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، منکرین اہل بیت ومنکرین صحابہ واولیاء اللہ سے نہ حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام اور نہ ہی پیر صاحب کے مریدین وتلامذہ نے کبھی کسی قسم کا تعلق روا رکھا اور نہ ہی رکھا جائے گا یہی تعلیمات حضرت مفکر اسلام ہیں۔

اور ایک اہم مسئلہ ''تفضیل مابین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین'' کے متعلق پیر صاحب نے ''زبدۃ التحقیق'' کتاب تصنیف فرمائی اور اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسئلہ افضلیت ظنی ہے یہ ان مسائل میں سے ہے جن کے بارے میں قبر وحشر میں کوئی سوال نہیں کیا جائے گا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے بعض جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قائل تھے بعض حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو افضل مانتے تھے حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ کے نزدیک حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ سب سے افضل تھے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد حضرت سیدہ فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہا کو افضل مانتی تھیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سارے شاگرد جناب حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو سب سے افضل مانتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ افضلیت اجماعی اور قطعی نہیں البتہ جمہور اہل سنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت کے قائل ہیں اور حضرت مفکر اسلام پیر صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ میں اس مسئلہ میں جمہور اہل سنت کے ساتھ ہوں البتہ جو شخص تمام صحابہ کرام کا دل وجان سے احترام کرتا ہو خلفائے راشدین کی خلافت کو برحق مانتا ہو اور حضرت حضرت عمر فاروق، حضرت عبداللہ ابن مسعود، حضرت علی المرتضی یا حضرت سیدہ کائنات جیسی شخصیات کو افضل مانتا ہو وہ شخص ہرگز بدعتی نہیں اور وہ اہل سنت سے خارج نہیں اس مسئلہ کی تفصیل کے لیے ''زبدۃ التحقیق'' مطالعہ کریں ''زبدۃ التحقیق'' کے منظر عام پر آجانے کے بعد مختلف

جوانب سے مخالف آوازیں بلند کی گئی ہیں اور رد میں کئی رسائل اور کتب شائع کی گئی ہیں جن میں جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت کے اقوال کو جمع کیا گیا جس افضلیت کے خود حضرت مفکر اسلام بھی قائل ہیں رد تو تب بنتا جب قطعیت اور اجماع کو ثابت کیا جاتا یہی وجہ ہے کہ اب تک کسی بھی کتاب میں "زبدة التحقیق" کے دلائل کا جواب نہیں دیا گیا حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام خلوت وجلوت میں افضلیت حضرت صدیق اکبر کے قائل ہیں اختلاف یہ ہے کہ آپ اس مسئلہ کو اجماع اور قطعی تسلیم نہیں کرتے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ آپ کے نزدیک اس مسئلہ میں وہ علمائے کرام اور اکابر حق پر ہیں اور ان کے دلائل زیادہ قوی ہیں جو اس کی ظنیت کے قائل ہیں۔

فضائل صحابہ کرام میں قبلہ پیر صاحب کے خطابات کا مجموعہ ''تاجدار صداقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ'' ''مراد مصطفی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ'' اور حضرات خلفائے راشدین، حضرات عشرہ مبشرہ اور صحابہ کرام کی سیرت کے واقعات کو مطالعہ کرنے کے لیے پیر صاحب کے خطابات کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

6: فقہی خدمات:

تفقُّہ فی الدین، فقاہت اور دینی بصیرت وہ اعلی ترین صفات ہیں، جن کے حصول کی ترغیب خود اللہ تعالی کی ذات بابرکات نے دی ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ (التوبہ:122)

ترجمہ: اور ایسا تو نہیں ہوسکتا کہ مسلمان سب کے سب کوچ کریں، سو کیوں نہ نکلا ہر فرقے

میں سے ایک حصہ تاکہ دین میں سمجھ پیدا کریں اور جب اپنی قوم کی طرف واپس آئیں تو ان کو ڈرائیں تاکہ وہ بچتے رہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے افراد کے لیے جنھیں دین کی فقاہت حاصل ہوتی ہے۔ان کے لیے خیر کی بشارت دی ہے حدیث شریف میں ہے:

من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین۔ (صحیح البخاری، کِتَاب الْعِلْمِ، بَابُ مَنْ یُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ: حدیث نمبر: 71)

ترجمہ: اللہ تعالی جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی فقاہت عطا فرما دیتا ہے۔ان ترغیبی ارشادات کے نتیجے میں امت نے ہمیشہ فقہ وفقاہت اور علوم فقہ وشریعت کی طرف توجہ دی ہے۔صحابہ کرام میں ایک جماعت تھی جنھیں امت فقہاء صحابہ کے نام سے یاد کرتی ہے۔جس میں حضرات خلفاء راشدین اور عبادلہ ثلثہؓ کے علاوہ حضرت معاذ بن جبلؓ حضرت زید بن ثابتؓ نمایاں ہیں۔مدینہ کے فقہاء سبعہ سے تاریخ کا کونسا طالب علم ناواقف ہوگا۔ائمہ اہل بیت اطہار بھی اپنے اپنے ادوار میں فقہی مسائل کے ذریعہ امت کی رہنمائی فرماتے رہے بعد کے زمانہ میں ائمہ مجتہدین کی ایک لمبی فہرست ہے۔ ہندوستان سے تعلق رکھنے والے علماء ومشائخ کا فقہ وفتاوی سے دیرینہ تعلق اور والہانہ شغف رہا ہے۔فقہ وفتاوی اور اصول فقہ اور متعلقات فقہ پر ایسی نمایاں کتابیں یہاں تصنیف ہوئیں ہیں جن پر عالم اسلام کو اعتماد ہے،جن میں حجۃ اللہ البالغہ،فتاوی تاتارخانیہ،فتاوی ہندیہ۔ صنوان القضاء وعنوان الافتاء،ارکان اربعہ،فتاوی عزیزیہ،نورالانوار،تفسیرات احمدیہ،مسلم الثبوت،فواتح الرحموت،السعایہ فی شرح شرح الوقایہ وغیرہ شامل ہیں۔

قبلہ عالم حضرت مفکر اسلام نے درس نظامی کی مروجہ کتب فقہ اور اصول فقہ سالہا سال سے خود طلباء کو پڑھائیں آپ عصر حاضر کے مسائل کو بڑے احسن انداز سے بیان

کرتے ہیں ان مسائل پر محققانہ بحث کرتے ہوئے مسائل کا حل مختلف فقہی مسالک کی روشنی میں نہایت عمدگی سے پیش کرتے ہیں اور ایک عام فہم شخص کو آسان طریقے سے مسئلہ سمجھا دیتے ہیں۔

دارالعلوم قادریہ جیلانیہ لندن کے مدرس استاذ العلماء مفتی غلام رسول نقشبندی رح کی فقہی خدمات قابل ذکر ہیں کہ جنھوں نے متعدد مسائل پر فتاوی پر کام کیے ان کی کتب میں ''نورالفرقدین علی رفع الیدین''، ''سنت سیدالانام علی القرات خلف الامام''، ''التعاقب علی التعاقب''، ''الصدقات حرام علی السادات'' فتاوی جماعتیہ حصہ اول اور دوئ ''خلل اندازی نماز کے متعلق فتوی'' وغیرہ شامل ہیں۔

فتاویٰ برطانیہ:

قبلہ پیر صاحب کے حسب ارشاد قبلہ مفتی غلام رسول نقشبندی رح نے یورپ کے رہنے والے مسلمانوں کے دینی، معاشرتی، سیاسی، اقتصادی اور سماجی مسائل کے حل کے لیے ایک ضخیم کتاب لکھی جس کو دارالعلوم قادریہ جیلانیہ لندن کی طرف سے پورے یورپ میں شائع کیا گیا اس کتاب میں مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل اور ان کے حل اور عصر حاضر میں امت مسلمہ کو درپیش مسائل اور ان کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں اور فقہی مسالک کو مدنظر رکھتے ہوئے بتایا گیا ہے اس کتاب میں عقائد اسلامیہ، عبادات، اور خاص طور پر معاملات جن میں نکاح، طلاق وغیرہ پر فقہی مسائل شامل ہیں جس کا پہلا ایڈیشن 1988ء میں شائع ہوا۔

7: سرزمین یورپ میں دینی وسماجی خدمات:

قبلہ پیر صاحب نے اپنی تمام زندگی دین اسلام کے فروغ، نشرواشاعت اور مخلوق خدا کی خدمت کے لیے وقف کردی ہے اپنے ملک پاکستان میں اگر کوئی مصیبت

یا مشکلات آجائے تو آپ ہمیشہ مخلوق خدا کی خدمت کے لیے کوشاں رہتے ہیں آپ اکثر کشمیر کی آزادی، فلسطین کے مسلمانوں کی آزادی کے لیے دعا فرماتے رہتے ہیں اسی طرح سرزمین برطانیہ میں آپ کی دینی وسماجی اور معاشرتی خدمات بے مثال ہیں جن کا اختصار کے ساتھ یہاں ذکر کرتے ہیں۔

سرزمین برطانیہ میں تبلیغ دین میں خدمات:

اجتہادی صلاحیتیں رکھنے والے صاحب فنون پیر سید عبد القادر شاہ جیلانی مدظلہ العالی برطانیہ میں 1978ء میں تشریف لے گئے اور وہ صرف آپ کا ایک تبلیغی دورہ تھا۔ مفکر اسلام کا برطانیہ میں مستقل ٹھہرنے کا ارادہ نہیں تھا لیکن برطانیہ میں موجود آپ کے شاگردوں، مریدوں اور دوسرے علمائے کرام اور مشائخ نے اصرار کیا کہ آپ کی یہاں ضرورت ہے۔ اس لئے یہاں قیام فرما کر عقیدہ اہل سنت کی ترویج واشاعت کی زمہ داری قبول کریں تو پھر حضرت مفکر اسلام نے برطانیہ کے غیور مسلمانوں کا جذبہ دیکھ کر اپنا ارادہ تبدیل کیا اور علماء ومشائخ کی اس دعوت کو شرف قبولیت سے نوازا۔ آپ نے والتھم سٹو لندن میں دار العلوم قادریہ جیلانیہ کی بنیاد رکھی جہاں سے اب تک بے شمار حفاظ کرام، قراء حضرت، علماء کرام پڑھ کر فارغ ہو چکے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مرکزی جامع مسجد غوثیہ کی بھی بنیاد رکھی۔ 1979ء میں برطانیہ کے علماء ومشائخ کا تاریخ ساز اجتماع منعقد کر کے مرکزی جماعت اہلسنت تشکیل دی۔ مرکزی جماعت اہل سنت برطانیہ ویورپ کے بنانے سے عالم اسلام کے چوٹی کے علماء کرام دین کی خدمات سرانجام دینے لگے۔

مرکزی جامع مسجد غوثیہ کا قیام:

برطانیہ میں قبلہ عالم پیر صاحب نے دینی اور سماجی خدمات کا آغاز مرکزی مسجد غوثیہ سے کیا یہ مسجد والتھم سٹولی برج روڈ پر واقع ہے اس مسجد کی عمارت ایک فیکٹری کی بوسیدہ عمارت تھی جسے قبلہ پیر صاحب نے خریدا اور وہاں گیارھویں شریف اور درس وتدریس

کا باقاعدہ آغاز کیا جہاں پیر صاحب نے قرآن کریم کے اردو اور انگلش تفسیر بیان کی اس مسجد کی توسیع کے لیے چوالیس ہزار پاؤنڈ خرچ کیے اور قبلہ پیر صاحب فرماتے ہیں کہ ہمیں جب معلوم ہوا کہ یہ عمارت تو ایک لاکھ بیس ہزار پاؤنڈ میں رہن رکھی ہوئی ہے تو ہم نے وہ بھی رقم ادا کردی اور اللہ تعالی کے فضل وکرم سے ہم نے جن دوستوں کو انتظامات کے حوالے سے جو جو ذمہ داریاں سونپیں وہ انھوں نے ادا کیں اور ہماری ملت کی بیٹیوں نے اس مسجد کی تعمیر کے لیے اپنی چوڑیاں ، بالیاں اور انگوٹھیاں اتار کردیں اور خاص طور پر برطانیہ میں بسنے والی تمام مسلمان برادریوں نے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔

مرکزی جماعت اہل سنت کا قیام:

قبلہ پیر صاحب نے سرزمین برطانیہ میں دینی خدمات کے فروغ کے لیے اپنی سربراہی میں مرکزی جماعت اہل سنت تنظیم کی بنیاد رکھی اس جماعت کا مقصد یہ تھا کہ برطانیہ میں تمام پروگرامز مرکزی جماعت اہل سنت کے پلیٹ فارم پر منعقد کئے جائیں جن میں سالانہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس ، سالانہ عالمی تاجدار ختم نبوت کانفرنس ، تحفظ ناموس رسالت علیہ الصلوۃ والسلام کانفرنس ، تصوف کانفرنس ، شان اہل بیت اطہار وصحابہ کرام کانفرنسز وغیرہ شامل ہیں ۔ان پروگرامز میں مسلم ممالک کے علاوہ امریکہ ، یورپ کے اکثر ممالک سے علماء ومشائخ شرکت کرتے ہیں ۔اس کے علاوہ جب بھی دنیا میں کہیں اسلام کے خلاف آواز اٹھتی ہے تو اس جماعت کے پلیٹ فارم سے حضرت پیر صاحب اور آپ کے تلامذہ ومریدین اس کا بھرپور جواب جلسے یا ریلی کے ذریعہ دیتے ہیں ۔ان تمام پروگرامز کے متعلق میڈیا ٹی وی چینلز اور اخباری خبروں کا ریکارڈ مرکزی جماعت اہل سنت کے جنرل سیکٹری علامہ قاضی عبدالعزیز چشتی گولڑوی صاحب کے پاس محفوظ ہے۔

میلاد شریف کا جلسہ وجلوس:

پیر صاحب فرماتے ہیں کہ جس وقت مجھے برطانیہ میں دعوت وارشاد کے لیے جانے کا پہلی مرتبہ موقع ملا تو اس قت اہل سنت والجماعت کا نام اہل سنت والجماعت کے طور پر لینا شجر ممنوعہ سمجھا جاتا تھا تو میں نے ان کو بتایا کہ جس وقت مسلمان منتشر ہوتے تھے تو ان کو اکھٹا کرنے کے لیے نعرہ اتحاد لگایا گیا تھا اہل سنت والجماعت کا ہر آدمی اپنی سوچ کے مطابق قوم کو ایک رائے دینا چاہتا تھا تو اہل اللہ اور اہل نظر نے کہا کہ سنت ہمارا دستور ہے اور جماعت ہمارا منشور ہے تو یہ نعرہ اتفاق کے معنی دیتا ہے اختلاف کے معنی نہیں دیتا میں نے ان کو یہ تجربہ کرانا چاہا کہ اگر تمام مسلمانوں کو اکھٹا کرنا چاہتے ہو تو عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک مرتبہ ڈوب کر دکھاؤ تو ساری قوم تمھارے ساتھ ہے۔(برطانیہ کے علماء اہل سنت اور مشائخ،ص 46)

حضرت مفکر اسلام کا اس صدی کا سب سے بڑا کارنامہ برطانیہ میں میلاد شریف کا جلوس ہے۔ برطانیہ کی سرزمین پر سب سے پہلے 1983 میں آپ نے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس نکالا تو برطانیہ کے علاوہ امریکہ کینیڈا اور یورپ کے دیگر ممالک سے لوگوں نے عشق ومحبت کے ساتھ شرکت کی جس میں 700 مرکزی علماء کرام نے شرکت کی۔ پیر صاحب نے میلاد کے جلوس کی جو ابتداء کی وہ آج تک ہر سال میلاد شریف کے مہینے میں یورپ کی تاریخ میں سب سے بڑا لندن میں جلوس نکالا جاتا ہے۔اور جلوس کے اختتام پر جلسہ کیا جاتا ہے۔جس میں پاکستان، انڈیا، انگلینڈ اور یورپ سمیت دیگر کئی ممالک سے آئے ہوئے علماء کرام تقاریر کرتے ہیں۔ حضرت مفکر اسلام علماء مشائخ اور نعت خوان حضرات کی خدمت فرماتے ہیں۔اگر آپ پاکستان میں ہوں تو آپ کے زیر قیادت قادریہ جیلانیہ انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی حسینیاں شریف میں کانفرنسز ہوتی ہیں۔اس سال بھی

2023ء میں ربیع الاول کے بابرکت مہینے میں حضرت قبلہ پیر صاحب کی قیادت وصدارت میں ہر سال کی طرح میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلوس لندن میں نکالا جائے گا۔

گیارہویں شریف:

حضرت مفکر اسلام انگلینڈ میں ہوں یا پاکستان میں ہر مہینے گیارہویں شریف کی محفل منعقد کرتے ہیں اور اس موقع پر اپنے تحقیقی اور باذوق خطابت سے تبلیغ دین کا فریضہ بطریق احسن ادا فرماتے ہیں۔ دار العلوم جیلانیہ لندن میں ہر مہینے کا آخری اتوار ظہر کی نماز کے بعد گیارہویں شریف کی محفل منعقد ہوتی ہے۔ جس میں آپ کے مریدین، شاگرد اور مخلصین بڑی تعداد میں حاضر ہوتے ہیں۔ اسی طرح پاکستان میں حسینیاں شریف کہوٹہ روڈ، ضلع اسلام آباد ہر مہینے کے آخری ہفتے کو ظہر کی نماز کے بعد محفل گیارہویں شریف ہوتی ہے۔ ان محافل کی برکات ہیں کہ کئی بدعقیدہ لوگ باطل عقائد کو چھوڑ کر عقیدہ اہل سنت میں شامل ہوئے ہیں اور قبلہ پیر صاحب کے ہاتھ پر بیعت ہوئے ہیں۔

8: انٹرنیشنل مسلم موومنٹ:

انٹرنیشنل مسلم موومنٹ کا قیام بھی اسی مقصد کیلئے عمل میں لایا گیا تھا تاکہ عامتہ المسلمین کیلئے فلاح وبہبود اور مختلف نوعیت کے سماجی خدمت کے کام انجام دیئے جائیں۔ جن کا ذکر آگے آئے گا۔

9: قادریہ جیلانیہ انٹرنیشنل یونیورسٹی کا قیام:

حضور مفکر اسلام کا ایک دیرینہ خواب اسلامک یونیورسٹی کا قیام تھا۔ یہ خواب اب قادریہ جیلانیہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، حیسنیاں شریف کہوٹہ روڈ ضلع اسلام آباد کی شکل میں شرمندہ تعبیر ہونے کو ہے۔ یونیورسٹی کی تعمیر کا کام تیزی سے تکمیل کے مراحل طے کر رہا ہے۔ اور انشاء اللہ بہت جلد عالم اسلام کو قدیم وجدید اور تحقیقی سہولتوں سے آراستہ ایک عظیم درس

گاہ میسر ہوگی۔اس منصوبے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس یونیورسٹی کی تعمیر کے اخراجات میں صرف حضور مفکر اسلام اور آپ کے شاگرد اور مرید ہی حصہ لے رہے ہیں الحمدللہ 2022ء سے درس نظامی اور حفظ وقرآت کی کلاسز شروع ہو چکی ہیں پاکستان کے مختلف علاقوں سے طلباء خاصی تعداد میں داخل ہو کر مستفید ہو رہے ہیں۔دین اسلام کے فروغ وابلاغ کے لیے حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام کی زیر سرپرستی اور پیر علی امام شاہ جی کے زیر قیادت الجامعہ القادریہ الجیلانیہ العالمیہ حسینیاں شریف میں درس نظامی حفظ قرآن کریم وتجوید وقراءت میں داخل ہو کر ملک پاکستان کے مختلف علاقوں سے طلباء آکر مستفید ہو رہے ہیں طلباء کے لیے قیام وطعام اور میڈیکل وغیرہ کی سہولت فری ہے اور حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام جمعۃ المبارک اور ہر مہینہ گیارہویں شریف اور اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام کے ایام میں اپنی علمی وروحانی تعلیمات وفیضان سے عالم اسلام کو مستفید فرما رہے ہیں ۔

10: عظیم جامع مسجد کا قیام:

قادریہ جیلانیہ کے نام پر دنیا میں جہاں بھی اگر کوئی مسجد آپ کو نظر آئے تو یہ فیضان حضرت مفکر اسلام کا ہے اسی سلسلہ کو آگے بڑھانے کے لیے حسینیاں شریف میں ایک عظیم مسجد کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اس مسجد کا شمار پاکستان کی بڑی اور خوبصورت مساجد میں ہوتا ہے 2022ء میں حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام کے حکم پر خطیب برطانیہ علامہ سید مظہر شاہ گیلانی صاحب نے جمعہ المبارک کا آغاز کیا ان ایام میں حضرت قبلہ پیر صاحب خود جمعہ المبارک کا خطبہ ارشاد فرماتے ہیں علاقہ کے قرب وجوار کے علاوہ ملک بھر کے مختلف علاقوں سے لوگ قبلہ پیر صاحب کی گفتگو سننے کے لیے آتے ہیں۔

11: یو اے ای میں مراکز اہل سنت کا قیام:

قبلہ پیر صاحب کے مریدین ،تلامذہ اور خلفاء کثرت کے ساتھ دنیا کے مختلف

ممالک میں فروغ دین اسلام کے لیے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں جن میں سے کچھ شخصیات جن کا انتقال ہو چکا ہے جنھوں نے حضرت پیر صاحب کے مشن کو آگے بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کئے ان میں ایک نام خلیفہ راجہ الحاج نذر محمد قادری رح کا ہے جنھوں نے حضرت پیر صاحب کے اس مشن کو بڑھانے کے لیے تعلیمات حضرت مفکر اسلام کو فروغ دینے اور عقیدہ اہل سنت کے پرچار کے لیے دبئی سوناپور میں دو مراکز اہل سنت "فیضان مدینہ مسجد" اور "یوسف الاامان مسجد" قائم کیے جس میں ہر مہینہ گیارھویں شریف اور یو ای اے کا سب سے بڑا سالانہ میلاد النبی کا پروگرام کراتے تھے جو آج تک جاری وساری ہے راقم کو وہاں 2005ء سے جانے کا متعدد بار موقع ملا ہے وہاں کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگ حاجی صاحبؒ کو آج بھی یاد کرتے ہیں کہ کس طرح حاجی صاحب نے حضرت مفکر اسلام کے طریقہ پر چلتے ہوئے عقیدہ اہل سنت کا پرچار کیا اور وہاں کی تقریباتمام شہروں ،ابوظہبی،شارجہ،عجمان ،ام القوین وغیرہ میں مجھے جانے کا موقع ملتا رہتا ہے خلیفہ صاحب نے ان دونوں مراکز اہل سنت کے ذریعہ پورے یو اے ای میں محافل میلاد النبی اور معراج مصطفی کے سلسلہ میں محافل کا سلسلہ شروع کیا حضرت قبلہ مفکر اسلام خود دو مرتبہ ان محافل میں تشریف لے کے گئے۔ان ایام میں تنظیم احباب اہل سنت دبئی وشارجہ کے معززین ان محافل کو آگے چلا رہے ہیں عرب لوگ بھی حاجی صاحب کی ان محافل میں آتے اور ان سے مستفید ہوتے تھے۔مجھے خود حاجی صاحب نے بتایا کہ وہاں عرب لوگوں کا اپنا کلچر اور نظریہ ہے وہاں مخالفین ہماری گیارھویں ومیلاد کی محافل کی شکایات لگایا کرتے تھے کہ ان کا یہ سلسلہ بند ہو جائے تو خلیفہ صاحب کہتے ہیں میں نے اپنا کام جاری رکھا ایک رات میں سو رہا تھا کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ خواب میں تشریف لائے اور مجھے فرمانے لگے کہ یہاں میں نے اپنے مریدوں (جنات) کی ڈیوٹی لگائی ہے

اور میں خود ان محافل میں آتا ہوں پریشان نہ ہوں آپ لوگ اپنا کام جاری رکھیں یہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

12: فارسی وار دو ادب میں خدمات:

قبلہ پیر صاحب راولپنڈی کے مختلف کالجوں میں اپنے ابتدائی ایام میں عربی، فارسی ،تاریخ ،سیاسیات ،لاء ،اقبالیات اوراردو ادب کے مضامین پڑھاتے رہے آپ سے مستفید ہونے والے اکثر طلباء مختلف کالجز اور یونیورسٹیوں میں آج بھی پڑھا رہے ہیں۔

خطبات حضرت مفکر اسلام:

حضرت مفکر اسلام کے تحقیقی ،نادرونایاب تقاریر کو کتابی شکل دینے کیلئے ایک ادارہ قائم کیا گیا۔ یہ ادارہ اگست 2003ء میں قائم کیا گیا۔اس ادارے کا نام قادریہ جیلانیہ پبلی کیشنز ہے۔اس ادارے کے تحت مختلف موضوعات پر 39 کتب شائع ہو چکی ہیں۔

جن میں علم قرآن وحدیث میں ''الفوائد الجیلانیہ من لآیات القرآنیہ'' تفسیری افادات از مفکر اسلام اور حدیث میں بخاری شریف ومسلم شریف کی ایک مشہور حدیث ''حدیث قسطنطنیہ'' پر علمی وتحقیقی جائزہ پر مشتمل کتاب ،سیرت نبویہ کے موضوع پر قرآن اور عظمت مصطفی ،میلا دالنبی کی شرعی حیثیت ،میلا دالنبی سائنسی تحقیقات کی روشنی میں ،نور مصطفی ،حاضر وناضر ،یارسول اللہ ،وغیرہ معراج مصطفی کے موضوع پر فلسفہ معراج ،آئینہ معراج ،معراج مصطفی وغیرہ ،کفروشرک ،مناقب اہل بیت وصحابہ کرام کے سلسلہ میں قرآن ومولاعلی ،حضرت ابو بکر صدیق ،مراد مصطفی حضرت عمر فاروق ،شہادت امام حسین علیہ السلام کے سلسلہ میں کربلاء قرآن وحدیث کے آئینہ میں ، ذکر حسین ،آیت تطہیر کی تشریح اور مقام اولیاء میں حضرت غوث الثقلین ،گیارھویں شریف کا جواز ،عرس کی شرعی حیثیت وغیرہ شامل ہیں۔

دیگر کتب طباعت کے مراحل میں ہیں جن میں اصول وقواعد تفسیر، مختلف حدیث کی تشریح وتوضیح، اصول حدیث، خطبات حضرت مفکر اسلام، علوم القرآن وعلوم الحدیث وغیرہ شامل ہیں۔ یہ کتابیں پاکستان کے علاوہ بیرونی ممالک میں بھی دستیاب ہیں جن سے علماء کرام اور عامتہ المسلمین یکساں فائدہ اٹھارہے ہیں۔

13: شاعری:

قبلہ عالم پیر صاحب اکثر گفتگو کے دوران عربی، فارسی، اردو اور پنجابی شاعری کے ذریعہ مخاطبین کو مستفید فرماتے ہیں آپ عرب کے مشہور شعراء کا کلام، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اشعار جو کتب احادیث میں موجود ہیں اپنے مؤقف کی تائید میں پڑھا کرتے ہیں۔ فارسی کلام میں مثنوی شریف، علامہ عبدالرحمٰن جامیؒ، حافظ شیرازیؒ، اردو کلام میں قلندر لاہوری ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلویؒ پنجابی کلام میں حضرت میاں محمد بخش رح کھڑی شریف والوں کا کلام اپنے خطابات میں تشریح وتوضیح کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ حضرت پیر صاحب خود بھی ایک عظیم شاعر ہیں آپ نے اردو اور پنجابی دونوں زبانوں میں نعتیہ کلام اور مناقب اہل بیت اطہار ومناقب صحابہ کرام پر اشعار کہے۔

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلہ میں قبلہ پیر صاحب ''میلاد النبی اور کائنات میں انقلاب کا آنا'' کے موضوع پر گفتگو میں فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد ہوئی تو ساری دنیا میں ایک انقلاب آگیا پوری دنیا میں بہار ایک وقت میں کبھی نہیں آیا کرتیں مگر نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے میلاد کے وقت پوری دنیا میں ایک ہی وقت میں بہار آئی باغبان رات کو جب اپنے باغوں سے واپس آئے تو نہ پھول تھے نہ پھل لیکن 12 ربیع الاول کو جب وہ اپنے باغوں میں گئے تو ہر طرف خوشبو ہی

خوشبو پھول اور پھل اچانک درختوں کے ساتھ لگے ہوئے تھے تو قبلہ پیر صاحب ان پھولوں کی زبانی پنجابی زبان میں میلاد النبی پر اشعار کہتے ہیں

دسو بزم بہار دے غنچیو نیں کس نو ویکھ تسی مسکرا پیئے او
او پھلو تسی کیوں کرتے پھاڑ سٹے جلوہ ویکھ کس دا چھچھاہ پیئے او
سیدؔ کس دے جمال دا ذوق لے کے کردے اتنیں شیریں نوا پیے او
کلیاں آکھیا غنچا دہن اساڈا ساڈی بزم نو بخشن بہار آیا
اسی فرش بچھائے تبسماں دے اسے واسطے گل گلزار آیا
لا کے پھلاں دا بسترا پھل بولے او دلدار آیا او دلدار آیا
سیدؔ بلبلاں کوک فریاد کیتی لوگ ویکھو او جان بہار آیا
لوں لوں میرا چبنر پاؤنداا ے کیوں کہ میں اج صاحب جمال تکیا اے
کی دساں کی مثال نہیں دے سکدا کل جہان اندر بے مثال تکیا اے
کیتے عرباں دے ناطقے بند جس نے ایسا قادر تے شیریں مقال تکیا اے
سیدؔ جو بھی ویکھسی بول اٹھسی واہ کمال تکیا اے واہ کمال تکیا اے

حضرت مولا علی علیہ السلام کی بارگاہ میں آپ کا ایک مشہور شعر جو اہل سنت کی محافل میں پڑھا جا رہا ہے

علم علی کی دھوم ہے کل کائنات میں
فضل علی کا رنگ ہے ہر بات بات میں
بغضِ علی سے باز آ اے وقت کے یزید
حبِ علی کو دخل ہے تیری نجات میں

اور میدان کربلاء میں امام حسن مجتبی علیہ السلام کے صاحبزادے امام قاسم علیہ السلام کی میدان کربلاء میں روانگی کے سماں کو یوں بیان کرتے ہیں

پتر حسن دا شیر دلیر سید بنڑ کے دولہا وچ کربل میدان آیا
قدمی چچا حضور دے ڈھے کے تے وقت آخری لینڑ فرمان آیا
نعرہ حیدری مارللکار کے تے بابے حیدر دی شان وکھانڑ آیا
سیدؔ کوئی مبارز نہیں بچ سکیا وچ میدان جد شیر یزدان آیا

13: علوم عصریہ میں خدمات:

قبلہ پیرصاحب کو بین الاقوامی زبانوں پر عبور حاصل ہے جس میں عربی، انگلش، فارسی، اردو وغیرہ زبانیں شامل ہیں آپ کا عصر حاضر میں ایک نمایاں وصف ہے کہ آپ اپنی گفتگو میں عصر حاضر کے رائج علوم، سائنسی علوم، اسلامک لاء، بین الاقوامی لاء، علم سیاسات وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں جس کی مثال یہ ہے کہ آپ نے متعدد خطابات میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے سائنس اور میلاد، سائنس اور سیرت مصطفی پر گفتگو کی ہے حضرت مفکر اسلام کے سلسلہ تقاریر ''میلاد النبی سائنسی تحقیقات کی روشنی میں'' آپ نے سیالکوٹ شہر میں علامہ محمد ضیاءاللہ قادری رح کی دعوت پر خطاب کیا تھا جس میں متعدد میڈیکل شعبہ کے اساتذہ اور طلباء موجود تھے جس کا موضوع "نور مصطفی" تھا جو کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔قبلہ پیرصاحب چونکہ ایک قانون دان بھی ہیں آپ نے لاء کی ڈگری پنجاب یونیورسٹی لاہور سے حاصل کی اور پاکستان اور یو۔کے کے متعدد قانون دان، بیرسٹر، جسٹس حضرات آپ سے علم قانون میں بھی مستفید ہوتے رہے۔

14: علوم جدیدہ وقدیمہ میں مہارت تامہ:

حضرت مفکر اسلام کو اللہ تعالی نے علوم دینیہ سے وافر حصہ عطا فرمایا جس کو آپ کے خطابات اور کتب سے دیکھا جاسکتا ہے جن علوم پر آپ کو مکمل دسترس حاصل ہے ان

میں چند علوم کا ذکر یہاں کرتے ہیں:

علوم القرآن، علوم الحدیث، علم تفسیر، اصول تفسیر، اصول حدیث، علم الکلام، علم فرائض، فقہ، اصول فقہ، منطق، علم فلسفہ، علم الصرف، علم النحو، علم بلاغت، علم عروض، تاریخ، تصوف، سیر، افتاء، اسماء الرجال، علم مناظرہ، ہندسہ، طب، سیاسیات، علم الانساب، فن خطابت، تدریس، سائنسی علوم، فزکس، کمسٹری، بیالوجی اور عصر حاضر کے جدید علوم وغیرہ

2: سماجی ومعاشرتی خدمات:

اسلام دین فطرت ہے زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے، انفرادی ہو یا اجتماعی، جہاں یہ محسوس ہوتا ہو کہ اسلام میں اس کے متعلق ہدایات موجود نہیں ہیں، اسلام نے اگر کسی معاملے کے متعلق براہ راست ہدایات نہیں دیں تو ایسے اصول وضوابط دیے ہیں جن سے ان معاملات کا حل اخذ کیا جا سکتا ہے اور ان کے متعلق راہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے، یوں انسانی زندگی کا کوئی شعبہ قرآن وسنت کی رہنمائی اور ہدایت سے خالی نہیں رہنے دیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانی معاشرے میں رہنے والوں کے آپس کے حقوق بیان فرمائے ہیں، یہ حقوق دو نوعیت کے ہیں، پہلی نوعیت شخصی حقوق کی ہے جبکہ دوسری اجتماعی حقوق کی ہے۔ شخصی حقوق کا معنیٰ یہ ہے کہ ایک شخص کا دوسرے شخص پر کیا حق ہے، یعنی ماں کا حق بچے پر اور بچے کا حق ماں پر، میاں کا حق بیوی پر اور بیوی کا حق میاں پر، بھائی کا حق بہن پر اور بہن کا حق بھائی پر، اُستاد کا حق شاگرد پر اور شاگرد کا حق استاد پر، یہ شخصی حقوق ہیں جن کی تفصیلات خود نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمائی ہیں۔ اجتماعی حقوق کا معنیٰ یہ ہے کہ معاشرے کا انسان پر کیا حق ہے، سوسائٹی کا جو مشترکہ حق انسان پر ہے اسے سماجی خدمت یا سوشل ورک کہتے ہیں۔ معاشرہ اجتماعی طور پر جو انسان سے تقاضا کرتا ہے اس تقاضے کو پورا کرنا سماجی خدمت کرنا کہلاتا ہے۔ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلواۃ

والتسلیمات سے بڑھ کر اور کوئی مخلوق پر شفقت اور محبت فرمانے والانہیں اور پھر انبیاء میں سب سے بڑے مخلوق پر شفقت فرمانے والے اور ان کی دادرسی فرمانے والے جناب رسالت مآب علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات بابرکات ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے بالکل آغاز میں ہی آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا تعارف ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبری سلام اللہ علیہا نے یوں فرمایا ہے

" كلا والله ما يخزيك الله ابدا، إنك لتصل الرحم، وتحمل الكل، وتكسب المعدوم، وتقري الضيف، وتعين على نوائب الحق "

(صحيح البخاری، كِتَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ، بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حدیث نمبر: 3)

ترجمہ: اللہ کی قسم! آپ تسلی رکھیئے آپ کو اللہ کبھی رسوانہیں ہونے دے گا، آپ تو اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں، آپ تو کنبہ پرور ہیں، بے کسوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں، مفلسوں کے لیے آپ کماتے ہیں، مہمان نوازی میں آپ بے مثال ہیں اور مشکل وقت میں آپ امر حق کا ساتھ دیتے ہیں۔

یعنی جو آدمی سوسائٹی کے حقوق ادا کرتا ہو اور معاشرے کے نادار لوگوں کا سہارا بنتا ہو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو ضائع نہیں کرتے بلکہ اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ایک نبی کے طور پر جناب رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کا پہلا تعارف ہی اس بات سے ہوا کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام بیواؤں، یتیموں، مسکینوں اور غریبوں کے کام آتے ہیں۔ چنانچہ سماجی خدمت سوسائٹی کا حق ہے، معاشرے کا یہ حق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود بھی ادا کیا اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دی۔

خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی اپنی خلافت کے دوران لوگوں

کے لیے سماجی ومعاشرتی خدمات سرانجام دیں اوراسی طرح آل محمد علیہم السلام کی زندگیوں کی بہت ساری مثالیں موجود ہیں کہ کیسے انھوں نے مخلوق خدا کی خدمت کی ہندوستان میں خاص طور پر صوفیاء نے سماجی اور معاشرتی خدمات سرانجام دیں وہ بھی بے مثال ہیں صوفیائے کرام نے اپنے اخلاق، کردار، معاملات کی تلوار سے لوگوں کے دل فتح کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ پیر صاحب نے علوم اسلامیہ کی خدمات کے ساتھ پاکستان میں اور خاص طور پر یورپ میں مسلمانوں کے معاشرتی وسماجی حقوق کے لیے بھی نمایاں خدمات سرانجام دیں ہیں خصوصاً سادات گھرانوں کی امداد، مساجد، مدارس اسلامیہ اور خانقاہی نظام کی تعمیر وترقی، علماء ومشائخ کی خدمات عصر حاضر میں یہ آپ کا ہی خاصہ ہے۔

1: زلزلہ زدگان کی امداد:

8 اکتوبر 2005ء کو کشمیر اور سرحد کے علاقوں میں قیامت خیز زلزلہ آیا۔ اس زلزلے نے جہاں بستیوں کی بستیاں اجاڑ دیں اور عمارتیں ملبے کا ڈھیر بنا دیں وہاں بے شمار مساجد اور مدارس بھی بری طرح متاثر ہوئے۔ مساجد کی تعمیر تو ایسے وقت میں بہت بڑا مسئلہ بن گئی جب کہ کھانے کو روٹی میسر نہ ہو رہنے کو مکان نہ ملے، روزگار کے ذرائع تباہ ہو چکے ہوں تو مساجد اور مدارس کی بحالی ناممکن نظر آتی تھی۔ پوری انسانیت مل کر ان بستیوں کو آباد نہ کر سکی مگر مساجد کی تعمیر کیلئے اور مدارس کی بحالی کیلئے عملی طور پر تعمیر نو کا بیڑا حضرت مفکر اسلام ڈاکٹر پیر سید عبدالقادر جیلانی سربراہ انٹرنیشنل مسلم موومنٹ بانی وسربراہ مرکزی جماعت اہل سنت برطانیہ ویورپ نے اپنے سر اٹھایا اور اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کو بھرپور طریقے سے اس کار خیر میں شامل ہونے کی دعوت دی۔

آپ دسمبر کے مہینے میں لندن سے فقط متاثرہ علاقوں کے دورے کے لئے تشریف لائے اور مظفر آباد دھیر کوٹ، باغ، ڈھلی، ریڑہ، مانسہرہ، بالاکوٹ کے علاقوں میں

جا کر دکھی انسانوں کی دہلیز پر ایک خطیر رقم اس طرح ہدیہ کے طور پر پیش کی جیسے آپ کے ذمے کوئی قرض تھا۔ اس سے قبل بھی آپ کے مرید آپ کی عدم موجودگی میں لاکھوں روپے نقد اور ٹینٹ، کمبل، شالیں، ادویات، گرم بستر اور کھانے پینے کا سامان شامل تھا۔ انٹرنیشنل مسلم موومنٹ کے کارکنان ضلع باغ میں تقسیم کر چکے تھے۔ آپ نے کئی لاکھ روپے کنٹونمنٹ ہسپتال، ہولی فیملی ہسپتال اور سول ہسپتال میں متاثرہ مریضوں کی عیادت کے دوران تقسیم کیئے۔

اس امداد کو ناکافی جانتے ہوئے مرکزی جماعت اہل سنت برطانیہ و یورپ کے بانی و سربراہ ہونے کی حیثیت سے ایک پرائیویٹ چینل پر متاثرہ مساجد کی تعمیر کے لئے اپنے مریدین و مخلصین سے امداد کی اپیل کی۔ اس وقت آپ کے ساتھ جماعت اہل سنت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلی علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب اور علامہ سید مزمل حسین شاہ جماعتی صاحب بھی موجود تھے۔ آپ کی اپیل پر آپ کے مریدین نے بھرپور جذبے کے ساتھ ایک کروڑ پچاس لاکھ روپے کی خطیر رقم اس کار خیر کیلئے آپ کے سامنے پیش کی جس میں اسی فیصد فقط آپ کے مریدوں نے اور بیس فیصد باقی عوام اہل سنت نے حصہ لیا۔

سب سے پہلے مرکزی مساجد کو مدنظر رکھا گیا جس میں دھیر کوٹ، باغ، ڈھلی، مظفر آباد، ریڑہ، پٹیاں بالا، بالاکوٹ، مانسہرہ اور مضافات کی مرکزی مساجد شامل ہیں۔ بڑی مساجد کے لئے دس دس لاکھ اور درمیانے درجے کی مساجد کیلئے پانچ پانچ لاکھ روپے اور بعض مساجد کی مرمت کے لئے ایک سے دو لاکھ تک کے چیک دیئے گئے۔ اس طرح تیسرے مرحلے میں ایک کروڑ پانچ لاکھ روپے کے ساتھ ایک کروڑ باون لاکھ روپے کا کام مکمل ہوا۔

2: کرونا وائرس (COVID-19) میں خدمت خلق:

2019ء میں جس وقت کرونا وائرس سے تمام دنیا کے لوگوں کو انفرادی و اجتماعی سطح پر بے حد

نقصان پہنچا تو اس مشکل گھڑی میں بھی قبلہ پیر صاحب نے برطانیہ اور پاکستان کے مختلف علاقوں میں خوراک اور نقدی کی صورت میں امداد پیش کی اور اس صورت حال میں حسینیاں شریف کے گردونواح اور خطہ پوٹھوہار میں (کروڑوں کی امداد) خوراک، ادویات اور نقدی کی صورت میں مستحقین تک پہنچائی۔

3: سیلاب زدگان کی خدمات:

چند سال پہلے سندھ اور بلوچستان کے مختلف علاقوں میں جس وقت سیلاب آیا اور وہاں کے مدارس اور مساجد اس سیلاب سے متاثر ہوئے تو وہاں کے چند علماء و مشائخ ٹھیٹھ بھاٹہ حضرت پیر صاحب کے آستانہ پر حاضر ہوئے اور وہاں کی صورت حال سے آگاہ کیا قبلہ پیر صاحب نے اُن کی مساجد و مدارس کی تعمیرات کے لیے پچاس لاکھ کے چیک اُن میں تقسیم کیے۔ پچھلے سال بھی جب کے پی کے، پنجاب سندھ اور بلوچستان کے علاقوں میں سیلاب کی صورت حال بنی تو قبلہ پیر صاحب نے ایک خطیر رقم سے اُن کی امداد فرمائی اور آپ کے مریدین حضرات نے بھی اس موقع پر سیلاب میں جن کے گھر تباہ ہو گئے تھے ان کے گھروں کی تعمیرات کے لیے اور ان کی خوراک، ادویات کے ذریعہ ان کی مالی امداد کی۔

4: معاشرتی وسماجی مسائل میں مسلمانوں کی رہنمائی:

قبلہ پیر صاحب سے ایک انٹرویو کے دوران جب یورپ اور خاص طور پر برطانیہ میں مسلمانوں کے معاشرتی وسماجی مسائل کے متعلق سوال کیا گیا تو قبلہ پیر صاحب 70 کی دہائی میں برطانوی مسلمانوں کے معاشرتی اور سماجی مسائل کے حوالہ سے گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس وقت ہمارے نوجوان انگریز عورتوں سے متاثر ہو کر ان سے شادیاں کررہے تھے ہم نے ان کو احساس دلایا کہ تم لوگ نقصان کے سودے کر رہے ہو ہمارے

لوگوں کا مغربی تہذیب وتمدن میں اتنی تیزی سے ادغام ہوجانا یہ خطرہ تھا کہ وہ چند برسوں بعد عیسائی نہ ہوجائیں ہمارے علماء ومشائخ اس حوالے سے پریشان تھے ہم اس سیلاب کو روکنا چاہتے تھے اس وقت ہماری مسلمان بچیاں پینٹ پہنتی تھیں اور پردہ نہیں کرتی تھیں ان کی عزت وآبرو خطرے میں تھی یہ دیکھ کر ہم نے وہاں ایک احساس ذمہ داری پیدا کیا پھر میری سرپرستی میں یہ تحریک گلی گلی اور کوچ کوچ چلی اور اس تحریک کا یہ فائدہ ہوا کہ برطانیہ کے علاوہ قرب وجوار کے ممالک میں بھی ہماری مسلمان بچیوں نے پینٹ پہننا چھوڑ دی اور وہ اپنا لباس پہننے لگیں اور پردہ کرنے لگیں پھر ہم نے اس تحریک کے ذریعہ مخلوط تعلیم کے بجائے طلباء وطالبات کے علیحدہ علیحدہ سکولوں کے لیے جدوجہد شروع کی اس سلسلہ میں ہم کامیاب ہوئے اور جہاں" ون سیکس" سکول کے قیام میں کامیابی نہ ہوسکی وہاں ہم نے بچیوں کے لیے اسلامی اصولوں کے مطابق لباس پہننے کی اجازت حاصل کرلی۔

(برطانیہ کے علماء اہل سنت اور مشائخ، ص44)

کرامات:

آپ ایک باکرامت شخصیت ہیں آپ کی زندگی میں بہت ساری مشکلات آئیں مگر آپ کے عقیدہ ونظریہ کبھی متزلزل نہیں ہوا آپ کی تعلیمات سے بہت سارے بے دین لوگ راہ راست پر آئے کئی بدعقیدہ لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی اور عقیدہ اہل سنت پر زندی گزارنے لگے۔آپ کی دعاؤں سے کئی بے اولاد حضرات کے ہاں اللہ تعالی نے اپنا فضل وکرم فرمایا اور انھیں اولاد سے نوازا۔آپ کی بہت ساری کرامات ہیں جن کا ذکر کسی بڑی کتاب میں کیا جائے گا اللہ تعالی پنجتن پاک کے صدقے قبلہ پیر صاحب کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے آمین!

ویب سائٹ کا قیام:

دین اسلام کی اشاعت، قرآن وسنت کی خدمات اور حضرت قبلہ عالم مفکر اسلام کے اس مشن کو فروغ دینے کے لیے جدید دور کے تقاضوں کے مطابق مختلف یوٹیوب چینلز، فیس بک اکاؤنٹ وغیرہ بنائے گئے ہیں جن کے ذریعہ پیر صاحب کی خدمات کو ان کی ویڈیوز کے ذریعہ اجاگر کیا جا رہا ہے اس سلسلہ میں ادارہ ''اسلامک موومنٹ ریسرچ سینٹر'' کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اس ادارہ میں ایک اسلامی ویب سائٹ بنائی گئی ہے جس میں قبلہ پیر صاحب کی کتب، خطابات اور مختلف اسلامی موضوعات پر لیکچرز اور مقالہ جات اپ لوڈ کئے جاتے ہیں جس کا ایڈریس مندرجہ ذیل ہے:www.imrc.com.pk

ان ایام میں، میں اپنے پی ایچ ڈی کے موضوع ''پیر سید مہر علی گیلانی گولڑوی رح کے استدلال بالحدیث کے منہج'' پر کام کر رہا ہوں اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر قبلہ پیر صاحب کی دینی وسماجی خدمات کو اختصار سے پیش کیا گیا ہے آپ کے علمی وروحانی فیوض وبرکات اتنے کثیر ہیں کہ ان کے لیے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے ہ آئندہ مستقبل میں کوشش ہوگی کہ آپ کی شخصیت پر تفصیلاً تحریر کرسکوں آج 14 اگست 2023 بروز سوموار 26 محرم الحرام 1445ھ بعد نماز عشاء اس کتاب کو مکمل کیا۔ اس کے لکھنے اور مرتب کرنے میں اگر کوئی سہواً غلطی ہوئی ہو تو مطلع کر دیں آئندہ ایڈیشن میں درست کر دی جائے گی۔

ملنے کے پتے: الجامعہ القادریہ الجیلانیہ العالمیہ حسینیاں شریف کہوٹہ روڈ اسلام آباد

دار العلوم قادریہ جیلانیہ والتھم سٹو لندن

چشتی کتب خانہ: دربار مارکیٹ لاہور 03032224499

حمد بک کارپوریشن، عالم بزنس سنٹر، کمیٹی چوک راولپنڈی (051:5551167)

اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک راولپنڈی 03005829668

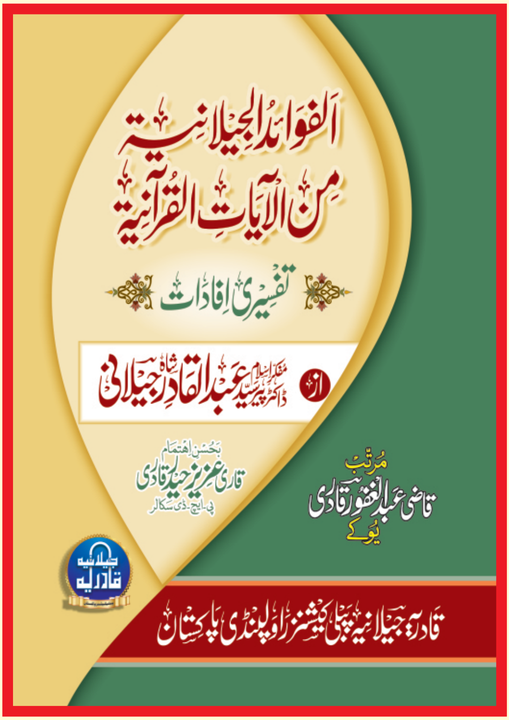

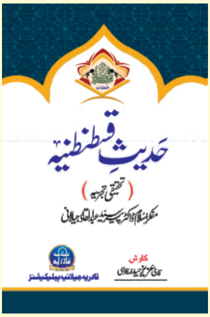

ناشر

قادریہ جیلانیہ پبلی کیشنز راولپنڈی پاکستان